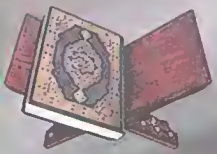

قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint www.e-iqra.info

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
(الف)	
❖ آنکھ	۲۳
❖ اجازت	۲۳
❖ اجتماعی قربانی	۲۴
❖ اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے	۲۵
❖ ادھار لئے ہوئے جانور	۲۵
❖ اسلامی یادگاریں	۲۶
❖ اضحیٰ	۲۶
❖ اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے	۲۷
❖ افضل جانور	۲۷
❖ الٹا کھینچ	۲۸
❖ "اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا	۲۸
❖ "اللہ اکبر" کہنا ضروری نہیں	۲۹
❖ امانت کی رقم	۲۹
❖ امت محمدیہ پر خاص انعام	۲۹
❖ اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا	۲۹
❖ انڈے	۳۰

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ انشورنس کمپنی کے ملازم	۳۰
❖ اونٹنی	۳۱
❖ اولاد	۳۱
❖ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۱
❖ اونٹ	۳۲
❖ ایام نحر میں شک ہو گیا	۳۳
❖ ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا	۳۳
❖ ایک حصہ دار مر گیا	۳۳
❖ ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے	۳۳
(ب)	
❖ بال	۳۵
❖ بال اکھاڑ کر پکانا	۳۵
❖ بالغ ہوا	۳۶
❖ بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۳۶
❖ بانجھ	۳۶
❖ بارڈر لے جانور	۳۷
❖ بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۳۷
❖ بٹ	۳۷
❖ بچہ	۳۸

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ بچے	۳۸
❖ بڑے جانور	۳۸
❖ بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں	۳۸
❖ بسم اللہ بھول گیا	۳۹
❖ بسم اللہ کے الفاظ	۳۹
❖ بسم اللہ کیسے پڑھے	۳۹
❖ بکری	۴۰
❖ بکرے میں صرف ایک حصہ ہے	۴۰
❖ بندوق کا دہیہ	۴۱
❖ بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا	۴۱
❖ بھون کر کھانا	۴۱
❖ بھینس	۴۲
❖ بھینگی آنکھ والے	۴۲
❖ بیل	۴۲
❖ بے نمازی کا دہیہ	۴۲
❖ بیوی	۴۳
❖ بے ہوش کر کے ذبح کرنا	۴۳
(پ)	
❖ پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی	۴۳

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ پانی پلایا جائے	۴۴
(ت)	
❖ تاریخ قربانی	۴۴
❖ تشریق کی وجہ تسمیہ	۴۵
❖ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے	۴۶
❖ تقسیم سے پہلے گوشت دینا	۴۶
❖ تکبیرات تشریق	۴۷
❖ تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے	۴۸
❖ تکبیر تشریق کی ابتداء	۴۸
❖ تکبیر تشریق کی قضا	۴۹
❖ تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے	۴۹
❖ تکبیر کی آواز	۵۰
❖ تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا	۵۰
❖ تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے	۵۰
❖ تھن	۵۱
(ج)	
❖ جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا	۵۲
❖ جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا	۵۳

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ جانور خریدا اور آدمی مر گیا	۵۳
❖ جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا	۵۳
❖ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو	۵۴
❖ جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی	۵۵
❖ جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے	۵۵
❖ جانور کی قربانی عبادت ہے	۵۵
❖ جانور گم ہو گیا	۵۶
❖ جانور میں تبدیلی	۵۶
❖ جانور نایاب ہو جائیں	۵۷
❖ جانوروں کی عمریں	۵۷
❖ جانوروں کی کمی نہیں ہوگی	۵۹
❖ جائیداد مشترک ہے	۵۹
❖ جرسی گائے کی قربانی	۶۰
❖ جلدی بیماری	۶۱
❖ جھول	۶۱
(ح)	
❖ حاجی	۶۱
❖ حجامت	۶۲
❖ حرام چیزیں	۶۲

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ حرام زادہ کا ذبیحہ	۶۳
❖ حاملہ جانور	۶۳
❖ خصے	۶۴
(خ)	
❖ خارشی جانور	۶۵
❖ خصی جانور	۶۶
❖ خصی کرنا	۶۶
❖ خنثیٰ	۶۷
(چ)	
❖ چربی	۶۷
❖ چرمِ قربانی کا حکم	۶۷
❖ چوری کے جانور	۶۸
❖ چھری	۶۸
❖ چھری چلانے میں شریک	۶۹
❖ چھوٹے جانور	۶۹
❖ چھوٹے گاؤں	۶۹
(د)	
❖ داغ دیے ہوئے جانور کی قربانی	۷۰

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ دانت	۷۰
❖ دعاء	۷۱
❖ دعا پڑھنا ضروری نہیں	۷۲
❖ دم	۷۲
❖ دم بریدہ جانور کی قربانی	۷۳
❖ دبے کی دم کا اعتبار نہیں	۷۳
❖ دودھ نکالنا	۷۴
❖ دوسرے جانور کی قیمت کم ہو	۷۴
❖ دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا	۷۴
❖ دیارِ غیر میں قربانی کرنا	۷۵
(ذ)	
❖ ذبح اپنے ہاتھ سے کرے	۷۵
❖ ذبح اختیاری	۷۶
❖ ذبح اضطراری	۷۶
❖ ذبح پر اجرت لینا	۷۷
❖ ذبح کا آلہ	۷۷
❖ ذبح کا مسنون طریقہ	۷۸
❖ ذبح کا مقام	۷۸
❖ ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں ...	۷۹

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ ذبح کرنے کا مقصد	۷۹
❖ ذبح کرنے کی جگہ	۸۰
❖ ذبح کرنے والا مسلمان ہو	۸۰
❖ ذبح کرنے والے کا رخ	۸۰
❖ ذبح کرنے والے کی امامت	۸۱
❖ ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا	۸۱
❖ ذبح کے بعد شرکت	۸۱
❖ ذبح کے شرائط	۸۱
❖ ذبح کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے	۸۲
❖ ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے	۸۲
❖ ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا	۸۳
❖ ذبح میں تکلیف دینا	۸۳
❖ رات کو ذبح کرنا	۸۳
❖ رسولی والے جانور	۸۳
(ر)	
❖ رسی	۸۳
❖ رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا	۸۴
❖ رگیں چار کٹ جائیں	۸۵

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
(ز)	
❖ زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ	۸۶
❖ زبان	۸۶
❖ زخم	۸۶
❖ زندہ بچہ نکلا	۸۷
❖ زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے	۸۷
❖ زوال کے بعد ذبح کرے	۸۸
(س)	
❖ سر الگ کرنا	۸۸
❖ سود خور کے ساتھ شریک ہونا	۸۸
❖ سور کے دودھ سے پرورش ہوئی	۸۹
❖ سویاں پکانا	۸۹
❖ سینگ	۸۹
(ش)	
❖ شادی کی دعوت نشانے کی نیت سے قربانی کرنا	۹۰
❖ شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی	۹۰
❖ شرکت سے علیحدہ ہوجانا	۹۱

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ شرکت کا افضل طریقہ	۹۱
❖ شرکت کا جانور	۹۲
❖ شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا	۹۲
❖ شرکت کے پیسوں کی تقسیم	۹۲
❖ شریک کرنا	۹۳
❖ شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں	۹۳
❖ شیعہ کا ذبیحہ	۹۴
❖ شیعہ کی شرکت	۹۴
(ص)	
❖ صاحب نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا	۹۴
❖ صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی	۹۵
❖ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے	۹۵
❖ صاحب نصاب غریب ہوگیا	۹۶
❖ صحت یابی کے لئے قربانی کرنا	۹۶
❖ صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے	۹۶
❖ صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی	۹۷
(ض)	
❖ ضرورت اصلیہ	۹۷

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
(ط)	
❖ طالب علم کے لئے بھی قربانی کرنا	۹۸
(ع)	
❖ عرفہ	۹۸
❖ عضو تناسل	۹۸
❖ عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت	۹۹
❖ عمر اور دانت	۹۹
❖ عورت پر قربانی واجب ہے	۱۰۰
❖ عورت کا ذبیحہ	۱۰۰
❖ عیب دار جانور	۱۰۱
❖ عیب دار ہو گیا	۱۰۱
❖ عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا	۱۰۲
❖ عید کی نماز مقدم ہے	۱۰۳
❖ عید کے دن سال پورا ہوا	۱۰۳
❖ عیسائی کا ذبیحہ	۱۰۳
(غ)	
❖ غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا	۱۰۳
❖ غریب قربانی کے یام میں امیر ہو گیا	۱۰۳

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ غریب نے جانور خریدا	۱۰۳
❖ غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا	۱۰۴
❖ غصب شدہ جانور کی قربانی	۱۰۵
❖ غلاظت کھانے والا جانور	۱۰۵
❖ غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا	۱۰۶
❖ غیر مسلم کا ذبیحہ	۱۰۶
(ف)	
❖ فائدہ اٹھانا مکروہ ہے	۱۰۶
❖ فساد ہو گیا	۱۰۶
❖ فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا	۱۰۷
❖ فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا	۱۰۷
(ق)	
❖ قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے	۱۰۷
❖ قربانی اور صدقہ میں فرق ہے	۱۰۸
❖ قربانی ایک اہم عبادت	۱۰۸
❖ قربانی تین دن تک ہوتی ہے	۱۰۹
❖ قربانی دوسری جگہ کرنا	۱۰۹
❖ قربانی کا جانور فروخت کرنا	۱۱۰

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ قربانی کا جانور گم ہو گیا	۱۱۰
❖ قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں	۱۱۱
❖ قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا	۱۱۲
❖ قربانی کا حکم عام ہے	۱۱۲
❖ قربانی کا سبق	۱۱۳
❖ قربانی کا گوشت بدلے میں دینا	۱۱۳
❖ قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا	۱۱۳
❖ قربانی کا وقت	۱۱۴
❖ قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو	۱۱۶
❖ قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں	۱۱۶
❖ قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا	۱۱۷
❖ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے	۱۱۸
❖ قربانی کس پر واجب ہے	۱۱۸
❖ قربانی کی حقیقت	۱۲۰
❖ قربانی کی قضاء	۱۲۰
❖ قربانی کی نذر مانی	۱۲۱
❖ قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے	۱۲۱
❖ قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا	۱۲۱
❖ قربانی نہ کرنے پر وعید	۱۲۲
❖ قربانی کی نیت	۱۲۲

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ قربانی کی نیت سے جانور خریدا	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور	۱۲۳
❖ قربانی کے جانور میں شریک کرنا	۱۲۴
❖ قربانی کے دن میں شک ہوگیا	۱۲۵
❖ قربانی کے لیے عید کی نماز ہوجانا کافی ہے	۱۲۵
❖ قربانی میں وکیل بنانا	۱۲۶
❖ قربانی میں وکیل بننا	۱۲۷
❖ قربانی واجب ہے	۱۲۷
❖ قربانی والا وفات پا گیا	۱۲۸
❖ قرض لیکر قربانی کرنا	۱۲۸
❖ قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ	۱۲۸
❖ قصاب کی اجرت	۱۲۹
❖ قصابی کا پیشہ	۱۲۹
❖ قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی	۱۲۹
❖ قیدی	۱۳۰
(ک)	
❖ کاروبار مشترک ہے	۱۳۰
❖ کاشتکار	۱۳۱
❖ کافر کو گوشت دینا	۱۳۱

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ کان	۱۳۲
❖ کافر	۱۳۲
❖ کانا	۱۳۳
❖ کپورے	۱۳۳
❖ کتب خانہ	۱۳۳
❖ کتنی قربانی واجب ہے	۱۳۴
❖ کچا گوشت	۱۳۴
❖ کرایہ پر دی ہوئی چیز	۱۳۴
❖ کسان	۱۳۵
❖ کمزور جانور	۱۳۵
❖ کھال	۱۳۵
❖ کھال اتارنا	۱۳۶
❖ کھال جل گئی	۱۳۷
❖ کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا	۱۳۷
❖ کھال عوض میں دینا	۱۳۷
❖ کھال کسی کو دینا	۱۳۸
❖ کھال کی رقم تنخواہ میں دینا	۱۳۸
❖ کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا	۱۳۸
❖ کھال کی قیمت استعمال میں لانا	۱۳۹
❖ کھال کی قیمت کا مصرف	۱۳۹

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا	۱۳۹
❖ کھجلی	۱۴۰
❖ کھمری	۱۴۰
(گ)	
❖ گابھن نکلی	۱۴۱
❖ گائے کی قربانی	۱۴۱
❖ گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے	۱۴۲
❖ گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں	۱۴۲
❖ گدی کی طرف سے ذبح کرنا	۱۴۲
❖ گذشتہ سال کی قربانی کا حکم	۱۴۳
❖ گذشتہ گناہ معاف	۱۴۳
❖ گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا	۱۴۴
❖ گروی کے جانور	۱۴۴
❖ گلا کٹ گیا	۱۴۴
❖ گوشت	۱۴۵
❖ گوشت تول کر تقسیم کرنا	۱۴۵
❖ گوشت دھونا	۱۴۶
❖ گوشت صدقہ کردینا لازم ہے	۱۴۷
❖ گوشت فروخت کردیا	۱۴۷

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا	۱۴۷
❖ گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا	۱۴۸
❖ گوشت کی تقسیم	۱۴۸
❖ گونگے کا ذبح	۱۴۹
❖ گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی	۱۴۹
❖ گھسے ہوئے دانتوں والے جانور	۱۵۰
❖ گھوڑا	۱۵۰
❖ گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی	۱۵۰
(ل)	
❖ لاغر جانور	۱۵۱
❖ لباس	۱۵۱
❖ لنگڑا	۱۵۱
❖ لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا	۱۵۲
❖ لوہے کا داغ	۱۵۲
(م)	
❖ مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہوگیا	۱۵۲
❖ مالدار کے لئے نادر موقعہ	۱۵۳
❖ ماں کا اعتبار ہے	۱۵۳
❖ مجنون	۱۵۴

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ مجنون جانور کی قربانی	۱۵۴
❖ محبوب عمل	۱۵۴
❖ مرض ظاہر ہو	۱۵۵
❖ مرغی	۱۵۵
❖ مریل جانور	۱۵۵
❖ مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور	۱۵۶
❖ مزدوری	۱۵۶
❖ مسافر	۱۵۶
❖ مساجد میں کھالیں دینا	۱۵۷
❖ مسافر اور تکبیر	۱۵۷
❖ مسلمان کا ذبیحہ	۱۵۷
❖ مشرک کی شرکت	۱۵۸
❖ مغفرت ہو	۱۵۸
❖ مقروض آدمی کا قربانی کرنا	۱۵۸
❖ مکان	۱۵۸
❖ مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں	۱۵۹
❖ مکان کرایہ پر دیا ہے	۱۵۹
❖ مکروہ	۱۶۰
❖ ملازم	۱۶۱
❖ منت مانی	۱۶۲

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے	۱۶۲
❖ مہر اور قربانی	۱۶۳
❖ میت کی طرف سے قربانی کرنا	۱۶۴
❖ میت کی طرف سے قربانی	۱۶۴
❖ میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟	۱۶۵
❖ میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی	۱۶۵
❖ میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا	۱۶۵
(ن)	
❖ نابالغ	۱۶۶
❖ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا	۱۶۷
❖ نابالغ کا ذبیحہ	۱۶۷
❖ نابینا کا ذبیحہ	۱۶۷
❖ نحر	۱۶۷
❖ ناخن	۱۶۸
❖ ناک	۱۶۸
❖ نام بدل کر قربانی کرنا	۱۶۹
❖ نذر والی قربانی کا گوشت	۱۶۹
❖ نشان	۱۷۰
❖ نصاب قربانی	۱۷۰

Brought To You By www.e-iqra.info

عنوان	صفحہ
❖ نیت	۱۷۰
❖ نیت درست نہیں	۱۷۰
❖ نیت مختلف ہے	۱۷۱
❖ نیل گائے	۱۷۱
(و)	
❖ واجب اور نفلی قربانی کی شرکت	۱۷۲
❖ وزن سے جانور خریدنا	۱۷۲
❖ وصیت	۱۷۲
❖ وعید	۱۷۳
❖ وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم	۱۷۴
❖ ولیمہ	۱۷۴
(ہ)	
❖ ہرن کی قربانی	۱۷۵
(ی)	
❖ یہود کا ذبیحہ	۱۷۵

Brought To You By www.e-iqra.info

عرض مؤلف

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی عملاً لازم اور ضروری ہے، قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور بلاحساب گذرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گذار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضروری ضروری مسائل کو حرف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کام کو شرف قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

Brought To You By www.e-iqra.info

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، مثل امتی مثل المطر لایدری أولہ خیر أم آخرہ یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دور اول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مدد وحمایت، تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت ورسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتلخیص کی فضیلت حاصل ہے لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

Brought To You By www.e-igra.info

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کردیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے دہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری
استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۷/۴/۱۴۲۷ھ۔۶۔۵۔۲۰۰۶ء

Brought To You By www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info

(الف)

آنکھ

☆... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

---

(۱) ولا یضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثر العین ای التی ذهب اکثر نورعینها فاطلق القطع علی الذهاب والصحیح انه الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیر وعلیه الفتوی. هندیه ج ۵ ص ۲۹۷ شامی ج ۶ ص ۳۲۳ بدائع ج ۵ ص ۷۵ اما الذی یرجع الی التضحیة ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۲ فتح القدیر ج ۸ ص ۳۳۳ رشیدیه والعین قالوا: تشد المعیبة معدان لاتحلب الشاة یوما او یومین ثم یضرب الحلف البها قلیلا قلیلا فاذا رأته من موضع اعلم علیه ثم تشد الصحیحة وقرب الیها العلف کذلک فاذا رأته من مکان اعلم علیه ثم ینظر الی تفاوت مابینهما فان کان ثلثا فالذاهب هو الثلث وان نصفا فالنصف هندیه ج ۵ ص ۲۹۸، رشیدیه ردالمحتار ج ۲ ص ۲۲۳، سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۲، سعید بدائع ج ۵ ص ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة

(۲) والحولاء تجزی. وهی التی فی عینها حول. عالمگیری ج: ۵ ص ۲۹۸ رشیدیه

(۳) ولو ضحی عن اولاده الکبار وزوجته لایجوز الا باذنهم بدائع ج ۵ ص ۷۶ فصل واما کیفیة الوجوب ط سعید ولو ضحی بماشة عن نفسه وعرسه واولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیر امرهم او بغیر امر بعضهم لایجوز عنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا لان نصیب من لم یأمر صار لحما فصار الکل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی هندیه ج ۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی ،صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی ، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو،تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی

☆۔ -موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہورہا ہے،اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے ،شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو،اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔(۳)

☆۔ - اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی ،اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں ،اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں ”کہ حرام آمدنی والے مثلا سود،

= ص۔۳۰۲ فصل في الاضحية عن الغير، الدرمع الرد ح:۶ ص ۳۲۵ ط سعيد۔

(۱) قال في الذخيرة لعله ذهب الى ان العادة اذا جرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منهم فان كان على هذا الوجه فما استحسنه ابويوسف مستحسن۔ردالمحتارج۶ ص ۳۲۵، كتاب الاضحية ،ط سعيد

(۲) ضحى بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغارا جاز وان كبارا جاز بامرهم والا لا هنديه ح ۵ص۔۳۰۲ ط:رشيديه السابع الاضحية عن الغير فتاوى برازيه على هامش الهنديه ح۶ص ۲۹۵ البحرح۔۸ص:۱۷۸ بدائع ح۵ص۔۶۷ فصل واما كيفية الوجوب

(۳) والبقر والبعير يجزى عن سبعة اذا كانوا يريدون وجه الله تعالى والتقدير بالسبع يمنع الزيادة ولا ينع النقصان كذا في الخلاصة فتاوى هنديه ح ۵ص۔۳۰۴ فتح القدير ح ۸ =

Brought To You By www.e-iqra.info

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆..... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتدا ہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

= ص ۴۲۹ ط رشیدیہ البحر ج:۸ ص ۱۷۴ ط سعید بدائع ج ۵ ص ۷۰-۷۲ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعید

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم الخ رواه الترمذی جمع الجوامع ج ۲ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۵۳۸۰ دار الکتب العلمیه بیروت عن ابی هریرة أن رسول الله ﷺ قال ان الله یقبل الصدقة ولا یقبل منها الا الطیب یقبله بیمینه الخ مسند احمد ج ۹ ص: ۱۵۰ رقم الحدیث: ۹۲۱۷ ط دار الحدیث القاهرة

(۲) ذبح حیوان مخصوص بنیة القربة فی وقت مخصوص قال فی البدائع فلا تجزئ التضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة رد المحتار ج ۶ ص ۳۱۲ سعید.

(۳) فتاوی رحیمیه ج: ۱۰ ص: ۴۵ دار الاشاعت.

(۴) قلت (ویظهر ان العاریة کالمغصوبة لکونها مضمونة بالدین) الدر المختار وفی البدائع وکل جواب عرفته فی الودیعة فهو الجواب فی العاریة والاجارة بان استعار ناقة او ثورا او بعیرا =

Brought To You By www.e-iqra.info

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کر دینے یا کوئی تعمیر کر دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کر دیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے اس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام ونشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔(۱)

اضحیٰ

''اضحیٰ'' قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔(۲)

= ضحی به الله لایجزیه عن الاضحیة سواء احدها المالک او ضمنه القیمة لانها امانة فی یده، ردالمحتار ۶ ص: ۳۳۱ بدائع ج ۵ ص ۷۷ اما الذی یرجع الی محل التضحیة هدیه ج ۵ ص ۳۰۳ الباب السابع، ط. رشیدیه

(۱) انا کفلک بحری المحسنین ای مثلما جزیناک بالعفو عن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزی کل محسن علی طاعته وشبه علی فعله وهو تعلیل لما انعم الله علی ابراهیم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة وترکنا علیه فی الآخرین ای ابقینا له فی الامم القادمة ثناء حسنا وذکرا جمیلا فاجعه اتباع الملل کلها الیهودیة والنصرانیة والاسلام وکذا اهل الشرک. التفسیر المنیر فی العقیدة والشریعة والمنهج الدکتور وهبة الزحیلی ج ۲۳ ص ۱۲۲ سورة الصافات آیت: ۱۰۸. ط دار الفکر

(۲) اضحی جمعه اضحیة هی اسم لما یذبح ایام الاضحی بالدمع الروح ۶ ص. ۳۱۱ ط سعید البحر ح. ۸ ص. ۱۷۳. کتاب الاضحیة ط سعید فتح القدیر ح. ۸ ص. ۴۲۴ =

Brought To You By www.e-iqra.info

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام "اعوذ باللہ" تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک "اعوذ باللہ" قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔(۱)

افضل جانور

☆..... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔(۲)

☆..... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔(۳)

☆..... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(۴)

= كتاب الاضحية ، ط:رشيديه قال الطيبي الاضحيه مايذبح يوم النحر على وجه القربة وبه سمي يوم الاضحى مرقاة المفاتيح ج:۳ص:۳۰۲، كتاب الاضحية ،ط: امداديه

(۱) (ويؤخر) الامام التعوذ (عن تكبيرات العيد) لقراءته بعدها الدر مع الرد ج:۱ ص:۴۸۹،ط: سعيد

(۲) فان كان سبع البقرة اكثر لحما فهو افضل ، والأصل في هذا إذا استويا في اللحم والقيمة أطيبهما لحما أفضل ، وإذا اختلفا فيهما فالفاضل اولى ، ودالمختار، كتاب الاضحية ج:۶ ص:۳۲۲،ط: سعيد عالمگيرى ج:۵ ص:۲۹۹، الباب الخامس ،ط:رشيديه وكان الاستاذ يقول بان الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامى ج:۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۳) والمستحب ان تكون الاضحيه اسمنها واحسنها واعظمها فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۰ شامى ج:۶ ص:۳۲۲ بدائع ج:۵ص:۸۰ اما الذى يرجع الى الاضحية ،ط: سعيد مظاهر حق ج:۲ ص:۳۰۵،ط: دار الاشاعت

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استويا في القيمة واللحم ،الدر مع الرد ج:۶ =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ ... بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆ ... مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆ ..... جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

"اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا

صرف "اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص.۳۲۲ ط.سعد.هندیه ج.۵ص.۲۹۹ الباب الخامس ،ط رشیدیه

(۱) الکبش والنعجة اذا استویا فی القیمة واللحم فالکبش افضل ،فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۳۰۰ الباب الخامس ،ط رشیدیه شامی ج ۶ص.۳۲۲ ط سعد

(۲) ان الانثی افضل من الذکر اذا استویا قیمة الدر المختار شامی ج ۶ص:۳۲۲.هندیه،الباب الخامس ، ج ۵ص.۲۹۹

(۳) وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول :بأن الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة ،لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ،ردالمحتار ج ۶ص.۳۲۲ هندیه ج ۵ص.۲۹۹.والاصل فی هذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل ، رد المحتار ج ۶ص.۳۲۲،ط سعد هندیه ج۵ص ۲۹۹ ط.رشیدیه

(۴) ویکره جرها برجلها الی المذبح ،فتاوی هندیه ج ۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح الباب الاول ،ط.رشیدیه شامی ج:۶ص ۲۹۶ بدائع ج ۵ص ۷۸،۶۰ فصل امامیان مایستحب قبل التضحیه سعید

(۵) لو اقتصر علی قوله الله اکبر قاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتار ج ۶ص ۳۰۱،کتاب الذبائح ط سعید بدائع ج ۵ص:۴۸ هندیه ج ۵ص:۲۸۶ وذکر الحلوانی ان المستحب =

Brought To You By www.e-iqra.info

''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف '' بسم اللہ '' کہنا کافی ہے '' اللہ اکبر '' کہنا ضروری نہیں البتہ '' بسم اللہ اللہ اکبر '' دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

☆ - امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں ، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا ، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کردے۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلادیتی ، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کردیا گیا۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے ، وزن کر کے (برابر کر کے) تقسیم کرنا ضروری ہے ، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہوجائیگا ، اور سود لینا

= ان يقول باسم الله الله اكبر ثلاثا ، البحر الرائق ج ۸ ص ۱۲۹ ، كتاب الذبائح ط سعيد

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا اى اسم كان فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۵ ، كتاب الذبائح ، الباب الاول ، ط رشيديه و المستحب ان يقول بسم الله الله اكبر بلاواو الدر المختار شامى ، كتاب الذبائح ، ج ۶ ص ۳۰۱ ط سعيد

(۲) قلت ويظهر ان العاريه كالوديعه الخ وفى البدائع وكل حواب عرفته فى الوديعه فهو الجواب فى العاريه بان استعار بقرة او ثورا او بعيرا ليضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اختلف المالك او ضمنه القيمة لانها امانة فى يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعه رد المحتار ج ۶ ص ۳۳۱ ، هنديه ج ۵ ص ۳۰۳ ، الباب السابع بدائع ج ۵ ص ۷۷ ، واما الذى يرجع فى محل التضحية

(۳) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ علیہ ص ۷۸ ط : ادارۃ المعارف

Brought To You By www.e-iqra.info

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارومدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لايجوز الا اذا كان معه شيء آخر من الاكارع والجلد ،البحر الرائق ج ۸ص.۱۷۳،ط:سعيد.بدائع ج ۵ ص. ۶۷ فصل اما كيفية الوجوب. فتح القدير ج:۸ص.۴۳۰.شامي ج:۶ص:۳۱۷ هنديه ج:۵ ص:۳۰۶. ويقسم اللحم وزنا لاجزافا اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلايجوز تمليكه مجازفة واما عدم جواز التحليل فلان الربا لايحتمل الحل بالتحليل شامي ج.۶ ص:۳۱۷ بدائع ج:۵ص:۶۷ فصل اما كيفية الوجوب

(۲) ولاتجوز العمياء والعوراء التي عورها فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷.البحر ج ۸ ص. ۱۷۶ فتح القدير ج.۸ص.۴۳۳ ط:رشيديه .شامي ج ۶ص ۳۲۳.بدائع ج:۵ص ۷۵.اما الذي يرجع الى محل التضحية ،

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،شامي ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتار ج ۵ص:۹۹ ط:سعيد.هنديه ج ۵ص ۳۴۹. وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولو ذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة وان كان شريك الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ ،الدرالمختار شامي ج.۶ص.۳۲۶.فتح القدير ج. ۸ص. ۴۲۵. ط:رشيديه .كتاب الاضحية عن سعد قال قال النبي ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ رواه الترمذي ،جمع الجوامع =

Brought To You By www.e-iqra.info

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆- ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆- ... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

= للامام السیوطی ج:۲ ص:۲۳۸ برقم الحدیث:۵۳۸۰ ط: دارالکتب العلمیة بیروت عن ابی هریرةؓ یقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل یقبل الصدقة ولایقبل منها الا الطیب فیقبلها بیمینه تبارک وتعالی ویربیها لعبده المسلم اللقمه کما یربی احدکم مهرة اوفصیله حتی یوافی بها یوم القیامة مثل احد. مسند احمد ج:۹ ص:۱۵۰ برقم الحدیث:۹۲۱۷ ط: دار الحدیث القاهرة.

(۱) وکره تحریما من الشاة سبع الحیاء والحصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراهة ذلک الدر المختار شامی ج:۶ ص:۷۴۹ مسائل شتی ط: سعید اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے۔

(۲) کتاب الاضحیة نحب علی حر مسلم موسر مقیم عن نفسه ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامراته الا بامره البحر:۸ ص:۱۷۳۰، ۱۷۸۰ بدائع ج:۵ ص:۶۳، ۶۷ فصل اما کیفیة الوجوب فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳ الباب الاول شامی ج:۶ ص:۳۱۵ لاعن طفله ای من مال الاب قال فی الحانیة انه یستحب ولایجب ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۵ ط: سعید.

(۳) ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار الا بامره فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳. کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها.

Brought To You By www.e-iqra.info

میں ہر ایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہو جائیگی اور والد کو ثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆ ۔ اگر اولاد نابالغ ہے تو ان پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اور اس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہے تو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸۔(۳)

---

(۱) ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز على قولهم ،البحر الرائق ج ۸ ص. ۱۷۸. ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۶۷۰ .فصل اما كيفية الوجوب .شامي ج:۶ ص: ۳۱۵ عن ابي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا ،البحر ج ۸ ص. ۱۷۳ فتح القدير ج.۸ ص ۴۲۷ ابن ماجه ص ۲۲۶ باب الاضاحي واجبة هي ام لا ،ط قديمي كتب خانه

(۲) وقوله لا عن طفله يعني لا يجب عليه عن اولاده الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر ،شامي ج.۶ ص ۳۱۵ ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳ ط.سعيد

(۳) ومنهم من فصل بين البعير والبقرة فقال البقرة لا تجوز عن اكثر من سبعة فاما البعير فانه يجوز عن عشرة ولنا ان الاخبار اذا اختلفت في الظاهر يجب الاخذ بالاحتياط وذلك فيما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفي الزيادة اختلاف فكان الاخذ بالمتفق عليه اخذ بالمتيقن بدائع الصنائع ج:۵ ص ۷۱۰ ط سعيد ،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، سعيد فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۹ ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۳ فاشتركنا في الجزور عن عشرة قال الجمهور انه منسوخ بالحديث الآتي عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل على حديث جابر اولى واحوط حاشيه ابن ماجه ص: ۲۲۶ ط قديمي كتبخانه

Brought To You By www.e-iqra.info

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہوجانے کی صورت میں قربانی کر کے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆۔ مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کر کے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆۔۔۔۔اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا شک في يوم الأضحى ، فالمستحب أن لايوخر إلى اليوم الثالث فإن اخر يستحب أن لايأكل منه ويتصدق بالكل ،عالمگيری ج.۵ص ۲۹۵ .كتاب الاضحية الباب الثالث

(۲) قال في الدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والأخرعمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قدمات قبل ان يذبح ،ردالمحتارج ۶ص ۳۲۶۰،ط سعيد بدائع ج ۵ص ۷۲ فصل اما شرائط حوار اقامة الواجب

(۳) لوضحى عن ميت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها وان تبرع بها عنه له الاكل لانه يقع على ملك الذابح والثواب للميت ،ردالمحتارج۶ص ۳۳۵،ط سعيد فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صار نصيبه للمغفرة فلايمنع جوار ذبح الباقين،بدائع ج ۵ص ۷۲ فصل اما شرائط حوار اقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہو کر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل. الدرالمختار شامی ج ۶ ص ۳۲۶-۳۲۹، بدائع ج ۵ ص ۷۲، هنديه ج ۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن ط. رشيديه

(۲) ولو ذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة. الدرالمختار شامی ج ۶ ص ۳۲۲، البحرالرائق ج ۸ ص ۱۷۸، كتاب الاضحية، ط. سعيد، هنديه الباب الثامن، ج ۵ ص ۳۰۵-

(۳) ولو ضحى بأكثر من واحدة، فلو احدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء، خلاصة الفتاوى ج ۴ ص ۳۱۵- ولو أن رجلا موسرا ضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحيه واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى. شامی ج ۶ ص ۳۳۳، كتاب الاضحية، ط. سعيد، بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۱- فصل محل اقامة الواجب، ط. سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

(ب)

بال

☆۔ قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کرکے بال کتروائے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

☆۔ قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجه واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولاعن اظفاره ترمذی ج:۱ص:۲۷۸،ط سعید ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج.۱ص:۲۷۸،ط سعید عن ابی عمرقال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید احعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم احدالامنیحة انثی افاضحی بها قال لاولکن حد من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحیتك عند الله رواه ابوداؤد والمعانی معرفة المفاتیح ج.۳ص: ۳۱۲ کتاب الاضحیة ، ط.امدادیه

(۲) وکذا نجزئ المحرورة وهی التی حزصوفها کذا فی فتاوی قاضیخان فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۸ الباب الخامس ،ط.رشیدیه شامی ج ۶ص ۳۲۵ بدائع ج.۵ص ۷۸ ط سعید

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة بکره ان یحلبها اویجزصوفها فنفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب السادس،ط.رشیدیه

(۴) ولوجزصوفها یتصدق به ولایبیع به، فتاوی هندیه ج ۵ص:۳۰۲،الباب السادس بدائع ج ۵ص ۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة شامی ج۲ ص ۳۲۹

(۵) فی الخانیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت وفعل وجهه ان الراس والاکارع مشتملة علی اللحم وغیره ردالمحتارج:۳ص.۷۷۳،مطلب فی اعتبارالعرف العملی ط سعید. کفایت المفتی ج:۵ ص:۲۶۳

Brought To You By www.e-iqra.info

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔یا ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوا اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں (۲)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصی ہونا اور خصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانور اکثر و بیشتر لحیم و شحیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے، اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے، اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغار في أيام النحر وهو موسر يجب عليه باجماع أصحابنا؛ لأن الأهلية من الحر في آخر الوقت لا في أوله. بدائع ج ۵ ص ۶۴، كتاب التضحية، فصل اما شرائط الوجوب. ط سعيد. شامي ج ۶ ص ۳۱۶، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامرأته إلا بأمره. عالمگيري ج ۵ ص ۲۹۳. شامي ج ۶ ص ۳۱۵. بدائع ج ۵ ص ۶۴ فصل اما شرائط الوجوب. البحر ج ۸ ص ۱۷۸ ط سعيد.

(۳) ولو ضحى بإذنه عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزاه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز على قولهم. بدائع ج ۵ ص ۶۷ فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج ۸ ص ۱۷۸. شامي ج ۶ ص ۳۱۵. ط سعيد

(۴) تجوز التضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها. هنديه ج ۵ ص ۲۹۷. الباب الخامس، ط رشيديه. ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۵ ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہو جاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگر چہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہو گیا ہے مگر شرعاً اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک میں ہے) لہٰذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

بٹ

بٹ (اونجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوز الفولاء وهي المحبونة إلا اذا كان ذلك يمنع الرعي والاعلاف عالمگيري ج: ۵ ص ۲۹۸، الباب الخامس ط: رشيديه. ودالمحتار ج ۶ ص: ۳۲۳ ط سعيد البحر ج ۸ ص: ۱۷۲ والفولاوهي المحبونة لانه لايحل بالمقصود اذا كانت تعلف. البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۲ ط سعيد.

(۲) معارف القرآن مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحت الآیة " وما اهل به لغير الله" ج: ۲ ص: ۳۲۳، ۳۲۴ ادارۃ المعارف فتاوی رحیمیہ ج: ۱۰ ص ۵۳ دار الاشاعت.

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والحصية والعذة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد في كراهة ذلك. اور اونجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدر المختار ج ۶ ص: ۳۴۹۔ مسائل شیخی ط سعید۔

Brought To You By www.e-iqra.info

بچہ

☆..... اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عید گاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔ گائے، بیل، بھینس، اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆..... ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆..... بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعني لاتجب عليه عن اولاد الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر وفي الكافي الاصح انه لايجب ذلك وليس للاب ان يجعله من مال الصغير، البحر ج: ۸ ص ۱۷۴ ط سعيد شامي ج ٦ ص ۳۱۵ بدائع ج ۵ ص ۶۴ فصل اما شرائط الوجوب

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الابل والبقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر فتاوى هنديه، ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس، ط. رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۹ فصل اما محل اقامه الواجب البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد

(۳) اوسع بدنة بيان للقدر الواجب والقياس ان لايجوز البدنة كلها الاعن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزأ بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص: ۱۷۳، كتاب الاضحية، ط: سعيد

(۵) وتجوز عن سبعة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولى. بدائع ج: ۵ ص ۷۰، ط سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم اللہ اللہ اکبر " کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کرلیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سواء کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔(۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " بسم اللہ و اللہ اکبر " واو کے ساتھ، اور " بسم اللہ اللہ اکبر " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ " واو " کے بغیر " بسم اللہ اللہ اکبر " زیادہ بہتر ہے کہیں " اللہ اکبر " بسم اللہ پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔(۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " بسم اللہ " ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی بسم اللہ کہتے ہی ذبح کرے، " بسم اللہ " پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوز عن سبعة او خمسة او اربعة او ثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فما دونها اولى بدائع ج ۵ ص. ۷۰ فصل لما محل اقامة الواجب .البحر الرائق ج ۸ ص. ۱۷۴ ط. سعيد هنديه ج. ۵ ص: ۳۰۴ الباب الثامن .

(۲) قيدنا بقوله عمدا لانه لو ترك التسمية ناسيا يحل اكلها وهو مذهب علي وابن عباس ،البحر الرائق ج ۸ ص. ۱۲۸ هنديه ج ۵ ص. ۲۸۸ .شامي ج ۶ ص ۲۹۹

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبر ولا يؤخره بها لانه يقطع فور التسمية وفي الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهو حسن بدائع ج ۶ ص ۳۰۱ ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۶۹ ط سعيد هنديه ج ۵ ص: ۲۸۲ .كتاب الذبائح الباب الاول .

Brought To You By www.e-iqra.info

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے " بسم اللہ " پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " بسم اللہ " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔(۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دونوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) ولحل ذبح شاة فسمى وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بملك التسمية له يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص ۳۰۹ و لواضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترك التسمية عامدا عليها لاتحل هنديه ج ۵ ص: ۲۸۸ كتاب الذبائح البحر ج ۸ ص ۱۷۹ كتاب الذبائح ط سعيد لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لايحلل بينهما شيئ. البحر ج ۸ ص ۱۶۸ شامى ج ۶ ص: ۳۰۲ كتاب الذبائح ط سعيد

(۲) اما حسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم أوالابل أوالبقر في كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزوع من الضأن ،عالمگيرى ج:۵ ص ۲۹۷،الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب شامى ج ۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۷، كتاب الاضحية ط سعيد بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۹،فصل في محل اقامة الواجب ،ط سعيد

(۳) واما سنه فقد ذكر القدورى ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثني ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بما قلنا يمنع النقصان ولايمنع الزيادة حتى لوضحى بالمسن من ذلك شيئا لايجوز،عالمگيرى ج ۵ ص:۲۹۷،الباب الخامس شامى ج ۶ ص:۳۲۱، و البحر الرائق ج:۸ ص ۱۷۷ ،بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۹ فصل اما محل اقامة الواجب

(۴) فلايجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان كانت سمينة هنديه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس ط ماجديه البحر ج:۸ ص: ۱۷۶، كتاب الاضحية ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۰ ،كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب تكمله فتح القدير ج ۸ ص ۳۲۹ كتاب الاضحية . وشاميه

Brought To You By www.e-iqra.info

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آ جائے اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔ (۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولا یوکل ما اصابته البندقة، فتاوی سراجیه ص.۳۰۷، ط.مدرسه فاطمة الزهراء.

(۲) فان ترکها ای الزکاة عمدا مع القدرة علیها فمات حرم وکذا یحرم لو عجز عن التذکیة بان لم یجد آلة اصلا او یجد لکن لا یبقی من الوقت ما یمکن تحصیل الآلة والاستعداد للذابح. ردالمحتار ج.۶ ص ۴۷۰، کتاب الصید. البحر ج ۸ ص.۲۲۳، کتاب الصید. ولابد من التسمیة عند الارسال وان ادرکه حیا زکاه بالبحر ج.۸ ص:۲۲۱، ۲۲۳. شامی ج:۶ ص ۴۶۸. کتاب الصید ط سعید.

(۳) لو غلط رجلان فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه عن نفسه انه یجزئ کل واحد منهما اضحیة عنه استحسانا بدائع ج:۵ ص ۶۷ فصل اما کیفیة الوجوب ط:سعید (ولو غلط اثنان وذبح کل شاة صاحبه) — (صح) الدرالمختار شامی ج.۶ ص. ۳۲۹، ط. سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۹ هدایه ج ۵ ص ۳۰۵ غلطا فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه جازت التضحیة فتاوی سراجیه ص.۳۱۳، باب ما یستحب من التضحیة ط مدرسة فاطمة الزهراء، کراتشی

Brought To You By www.e-iqra.info

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة. الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه، وقيل ايضا والمعز نوع من الغنم. عالمگیری ج۵ص:۲۹۷، الباب الخامس. شامی ج۶ص.۳۲۲، كتاب الاضحية ط سعيد. البحر ج: ۸ ص.۱۷۷، كتاب الاضحية ط سعيد. بدائع الصنائع ج۵ص.۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط. سعيد

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي في عينها حول. هدية ج ۵ص ۲۹۸ البحر ج ۸ص ۱۷۲ شامی ج ۶ص ۳۲۵ كتاب الاضحية، ط سعيد.

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة. الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه. عالمگیری ج ۵ص ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. شامی ج ۶ ص.۳۲۲، كتاب الاضحية ط. سعيد. البحر ج: ۸ ص. ۱۷۷، كتاب الاضحية ط. سعيد. بدائع الصنائع ج ۵ص ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط سعيد

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا او كتابيا ذميا او حربيا الخ. لا تحل تارك ذبيحة تسمية عمدا، شامی ج:۶ص.۲۹۶، ۲۹۹، كتاب الذبائح ط. سعيد. هدية ج ۵ص:۲۸۵ كتاب الذبائح ط. رشيديه، ۲۸۲ البحر الرائق ج ۸ص:۱۷۸ ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

بیوی

☆..... اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہو جانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہو جائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہو جائے گا۔ (۴)

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر لا الذكور فتجب على الانثى، قوله اليسار بان ملك مائتي درهم او عرضا يساويها غير مسكنه يحتاجه الى ان يذبح الاضحية رد المحتار ج ٦ ص: ٣١٢. هندية ج: ٥ ص: ٢٩٢ البحر ج ٨ ص: ١٧٣، ط: سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه عالمگیری ج ٥ ص. ٢٩٣ الباب الاول البحر ج ٨ ص: ١٧٨. شامي ج ٦ ص: ٣١٥ بدائع ج ٥ ص: ٦٧. فصل اما كيفية الوجوب.

(۳) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه شاة او سبع بدنة فجر يوم النحر، البحر ج: ٨ ص ١٧٣. شامي ج ٦ ص. ٣١٢ هندية ج ٥ ص ٢٩٢. كتاب الاضحية الباب الاول

(۴) وكره كل تعذيب بلا فائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

Brought To You By www.e-iqra.info

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختار کتاب الذبائح شامی ج۶ ص۲۹۶ (ذبح شاۃ) مریضۃ (فتحرکت او خرج الدم حلت وإلا لا إن لم تدر حیاتہ) عند الذبح وإن علم حیاتہ (حلت) مطلقا وإن لم تتحرک ولم یخرج الدم)الدرالمختار، کتاب الذبائح شامی ج۶ ص۳۰۸، ۳۰۹ (قولہ ای بقیت حیۃ الخ) قال الفقیہ ابوبکر الاعمش .وھذا انما یستقیم ان لو کانت تعیش قبل قطع العروق بأکثر مما یعیش المذبوح حتی تحل بقطع العروق لیکون الموت مضافا الیہ وإلا فلا تحل لأنہ یحصل الموت مضافا الی الفعل السابق الخ شامی ج ۶ ص۲۹۶ ط۔ سعید.

(۱) (قولہ شراھا لھا) فلو کانت فی ملکہ فنوی أن یضحی بھا أو اشتراھا ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک لایجب لأن النیۃ لم تقارن الشراء فلاتعتبر شامی ج ۶ ص. ۳۲۱،کتاب الاضحیۃ سعید.

(۲) فتاوی رحیمیہ ج:۱۰ ص.۱۸،دار الاشاعت .

Brought To You By www.e-iqra.info

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی" اذ قربا قربانا" یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔(۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔(۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆..... "تشریق" لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے "تشریق اللحم" کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت ۲۷ عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الا ولد معه جارية حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النار فاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۴۸ سورة المائدة آيت ۲۷ . الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البارط ۱۴۱۲ھ

(۲) قال الامام القاضي ثناء الله فاني فتي تحت قوله تعالى حتى ياتيا بقربان تاكله النار القربان في الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنيمة جاءت نار بيضاء من السماء لادخان لها لها دوي وحفيف فياكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسير المظهري ج ۲ ص ۱۸۸ ، آل عمران آيت ۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنه في بلدة دهلي ـ تفسير روح البيان ج: ۲ ص ۴۵۸ مائده آيت ۲۷ ، دار احياء التراث العربي .

Brought To You By www.e-iqra.info

تشریق کہلائے۔(۱)

☆۔۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

---

(۱) قال فی البحرالعیان للواقع من افعال الناس من انهم یشرقون اللحم فی ایام مخصوصة بان التشریق فی اللغة کما یطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرفة یطلق علی رفع الصوت بالتکبیر ۔ البحرح ۲ص ۲۶۳ باب العیدین،ط سعید شامی ح ۲ ص ۱۷۷ مطلب فی تکبیر التشریق ،ط سعید فتح القدیر ح ۲ص ۳۸ ،ط رشیدیه

(۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیر او الذبح او تشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیهما یدخل یوم النحر فیها فتح القدیر ح ۲ص ۳۸ فصل فی تکبیرات التشریق ،ط رشیدیه ۔

(۳) اما الصیام فی الایام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق عندنا مکروه الصوم فی هذه الایام والمستحب هو الافطار بدائع ج ۲ ص ۷۸ کتاب الصوم،ط سعید البحرالرائق ح ۲ص ۲۵۷، ۲۵۸ ،ط سعید شامی ح ۲ ص ۳۷۵ ،ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہو جائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

تکبیرات تشریق

☆ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد.(۲)

☆ ...نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆ - سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج ۳ص ۵۴۹ ط ادارۃ المعارف

(۲) اما عدده وماهيه فهوان يقول مرة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد عالمگیری ج ۱ص ۱۵۲ ط رشیدیه البحر ج ۲ ص ۱۶۵ ط سعید

(۳) واما صفته فانه واجب بعالمگیری ج: ۱ص ۱۵۲ ط: رشیدیه البحر ج ۲ص: ۱۶۵ بدائع ج: ۱ص ۱۹۵ ط سعید. اما وقته فاوله عقب صلوة الفجر من يوم عرفة واخره في قول ابي يوسف ومحمد رحمهما الله عقب صلوة العصر من اخر ايام التشريق هكذا في التبيين والفتوى والعمل في عامة الأمصار وكافة الاعصار على قولهما كذا في الزاهدي، عالمگیری ج: ۱ص: ۱۵۲ البحر ج: ۲ص ۱۶۵ بدائع ج: ۱ص ۱۹۵ فصل اما محل أدائه، ط سعد، شامي ج. ۲ص. ۱۷۸. ط. سعيد.

(۴) (وقالا تؤديه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا أو مسافرا أو امرأة، لأنه نع للمكتوبة (إلى) عصر اليوم الخامس (آخر ايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار، الدر المختار شامي ج ۲ص ۱۷۹، ۱۸۰ لكن المرأة تخالف. الدر المختار شامي ج. ۲ص. ۱۸۰ ط سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

جائیں گی۔(۱)

☆ ....اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆ ۔ تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆ .... باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

(۱) وينبغي ان يكبر متصلا بالسلام حتى لوتكلم اواحدث متعمدا سقط كذا في الهداية، عالمگيري ج:۱ص ۱۵۲، ط.رشيديه . البحر ج.۲ص ۱۶۵ بدائع ج:۱ص:۱۹۲، فصل فيما يحل الفائته ط سعيد

(۲) ومن نسي صلوٰة من ايام التشريق فذكرها في ايام التشريق من تلك السنة قضاها و كبر كذا في الخلاصة عالمگيري ج:۱ص:۱۵۲، ط.رشيديه البحر ج ۲ ص:۱۶۶، ط سعيد بدائع ج:۱ص:۱۹۸ فصل في بيان حكم التكبير ط سعيد

(۳) ووجوبه (على امام مقيم) بمصر(و) على مقتد (مسافر اوقروي اوامرأة) بالتبعية،رد مع الدر ج:۲ص:۱۷۹ ط سعيد،البحر ج.۲ص:۱۶۶ بدائع ج:۱ص:۱۹۷،ويجب على مقيم اقتدى بمسافر لانه صار تبعا لامامه، شامي ج ۲ص:۱۸۰ البحر ج:۲ ص: ۱۶۶، بدائع ج:۱ص: ۱۹۸ هنديه ج:۱ص ۱۵۲.

(۴) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا اوامرأة لانه تبع للمكتوبة، الدر مع الرد ج:۲ص ۱۸۰ ط سعيد بدائع ج:۱ص:۱۹۷،ط سعيد هنديه ج:۱ص ۱۵۲.

(۵) (ويجب تكبير التشريق) في الاصح للاضحية (مرة) وان زاد عليها يكون نفلا رد المحتار على الدر ج:۲ص:۱۷۷ ط.سعيد هنديه ج:۱ص:۱۵۲،ط:رشيديه البحر ج:۲ص:۱۶۴ ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تاکہ گناہ معاف ہو جائے۔ (۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جسطرح بھی "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اور اس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔ (۳)

---

(۱) قال فی البحر وقد ذکر الفقہاء انہ ماثور عن الخلیل علیہ السلام واصلہ ان جبریل علیہ السلام لما جاء بالفداء خاف العجلۃ علی ابراہیم فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فلما راہ ابراہیم علیہ السلام قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فلما علم اسماعیل الفداء قال اسماعیل اللہ اکبر وللہ الحمد کذا فی غایۃ البیان، البحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۵ باب العیدین ط سعید

(۲) قال فی البحر۔ واما محل ادائہ فدمر الصلاۃ وفورھا من غیر ان یتخلل مایقطع حرمۃ الصلاۃ حتی لو ضحک ۔ اوتکلم عامدا اوساھیا اوخرج من المسجد لایکبر لان التکبیر من خصائص الصلاۃ حیث لایؤتی بہ الا عقیب الصلاۃ فیراعی لاتیانہ حرمتھا وھذہ العوارض تقطع حرمتھا البحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۵ بدائع ج ۱ ص ۱۹۶ فصل اما محل ادائہ ط سعید

(۳) والذبح قطع الاوداج ۔ وحل ذبیحۃ مسلم وکتابی ۔ وذکر الحلوانی ان المستحب =

Brought To You By www.e-iqra.info

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم اللہ "کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " بسم اللہ " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " بسم اللہ " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کردینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کردینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

= ان یقول بسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا، البحر ۸ ص ۲۷ و ۱۶۹ ہدایہ ج ۵ ص ۲۸۵ و ۲۸۸۔

(۱) لکل المرأۃ تحلف بالدموع الورد ج ۲ ص ۱۷۹ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ مرد وعورات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ احکام ذبح قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ط ادارۃ المعارف ص ۳۳۔

(۲) رجل اراد ان یضحی فوضع صاحب الشاۃ یدہ علی السکین مع ید القصاب حتی نعاونا علی الذبح قال الشیخ الامام یجب علی کل واحد منہما التسمیۃ حتی لو ترک احدھما التسمیۃ لایحل ہدایہ ج ۵ ص ۳۰۳ الباب السابع

(۳) الافضل ان یتصدق بثلث الاضحیہ فتاوی سراجیہ ص ۳۱۵، باب مایفعل بالاضحیہ بعد الذبح والافضل ان یتصدق بالثلث، بدائع ج ۵ ص ۸۱، ط سعید ہدایہ ج ۵ ص ۳۰۰ شامی ج ۲ ص ۳۲۸ والتصدق الفضل الان یکون الرجل ذاعیال وغیرموسع الحال فان الافضل لہ حینئذ ان یدخر لعیالہ ویوسع بہ علیہم بدائع الصنائع ج ۵ ص ۸۱، فصل فیما بیان مایستحب قبل التضحیۃ ط سعید اما التصدق باللحم شامی ج ۲ ص ۳۲۸، ہدایہ ج ۵ ص ۳۳۰ الباب الخامس

Brought To You By www.e-iqra.info

تھن

☆.....اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆.....اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆.....جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆.....اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆.....جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆.....جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

(۱، ۲، ۴) وقال العلامه ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهي التي عولجت الخ) و في النارحانية والشلور لاتجزء وهي من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقر ماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع، والمحتار ج ٦ ص ٣٢٤، ٣٢٥. هنديه ج.٥ص ٢٩٩ بالباب الخامس.

(٣) ولاتجوز العجفاء وهي المقطوعة ضرعها، شامي ج.٦ص ٣٢٣ هنديه ج.٥ص ٢٩٨

(٥) ولاتجوز العجفاء وهي التي يبس ضرعها، هنديه ج ٥ص ٢٩٨ الباب الخامس شامي ج ٦ ص: ٣٢٣ ط سعيد البحر ج.٨ص ١٧٦ ط سعيد

(٦) ولاتجوز العجفاء وهي المقطوعه ضرعها هنديه ج ٥ص ٢٩٨ شامي ج ٦ ص ٣٢٣ ط سعيد البحر ج.٨ص ١٧٦، كتاب الاضحية ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆.... جان کے بدلہ جان ہوجائے، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے، یعنی اللہ تعالیٰ جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مریض کو شفا عطا فرمادے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆.... بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں، اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔(۲)

(۱، ۲) ولو نركت التضحيه ومضت ايامها تصدق بها حية . وفي الشامية .(قوله تصدق بها حية بلوقوع اليأس عن الغرب بالإراقة . وان تصدق بقيمتها اجزاه ه :لان الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود الغر المحتارمع الرد كتاب الاضحيه ج ٦ص ٣٢٠، ط سعيد كفايت المفتي ج.٨ص ٢٥٢، كتاب الاضحية والذبيحة . ط:دار الاشاعت

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کر دیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج۷ص۵۱۳، کتاب الاضحیۃ والعقیقۃ ط سعید.

(۲) ولو مات الموسر فی ایام النحر قبل ان یضحی سقطت عنه الأضحیة، هندیه ج۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول. البحر ج۸ص۱۷۵. وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل، الدر مع الرد، کتاب الاضحیة، ج۶ص۳۲۶ بدائع ج۵ ص۷۳. هندیه ج۵ ص۳۰۵ الباب الثانی. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویضحی عنه، بدائع ج ۵ص۷۲، فصل فی شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعد شامی ج۶ص۳۲۶ ط سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

کر دیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہو گیا اور قربانی نہ کر سکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينها أو اشتراها ليضحي بها فمضت ايام النحر قبل أن يذبحها تصدق بها حية، ولا يأكل من لحمها لأنه اتصل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق، وان لم يوجب ولم يشتر وهو موسر وقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاة مجزئ للاضحية، شامي ج ٦ ص ٣٢١ هندية ج ٥ ص ٢٩٣، ٢٩٦ الباب الرابع ط رشيدية بدائع ج ٥ ص ٦٧ فصل واما كيفية الوجوب فتاوى سراجية ص ٣١٥ الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢٠ ط سعيد

ذكر في البدائع ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسر بعينها حية كالفقير بلا خلاف بين اصحابنا شامي ج ٩ ص ٣٢١ بدائع ج ٥ ص ٦٨ فصل اما كيفية الوجوب، ط سعيد

(۲) (و) تصدق (بقيمتها على شرائها اولا) فيطعمها بقيمة بشرائها اولا، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢١ ط سعيد هندية ج ٥ ص ٢٩٣ الباب الاول ط رشيدية البحر ج ٨ ص ١٧٦ ط سعيد

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان البحر ج ٨ ص ١٧٠ كتاب الذبائح ط سعيد شامي ج ٦ ص ٢٩٣، ٢٩٦ ط سعيد ومنها الترفيق في قطع الاوداج ويكره ان يحد الشفرة بين يديها، هندية ج ٥ ص ٢٨٧ والحاصل ان كل ما فيه زيادة الم لا يحتاج اليه في الذكاة مكروه هندية ج ٥ ص ٢٨٨ كتاب الذبائح الباب الاول

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔(۳)

---

(۱) أو اشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر شامي ج ۶ ص. ۳۲۱ كتاب الاضحية ،ط سعيد

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحر بايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فيها فيكون له فيه اجر وثواب بدائع ج ۵ ص ۷۸ ، ط سعيد.فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية .هنديه ج:۵ ص ۳۰۰ الباب السادس ط رشيديه

(۳) قال الامام ثناء الله فاني فتى نحت قوله تعالى حتى يأتينا بقربان تاكله النار القربان في الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاءت نار بيضاء من السماء لادخان لها لها دوي وحفيف فتأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسير المظهري ج:۲ ص:۱۸۸ آل عمران آيت ۱۸۳ تفسيرروح البيان ج ۲ ص. ۳۵۸. سورة المائدة، آيت:۲۷ ط:داراحياء التراث العربي ط:۱۴۲۱ھ

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور گم ہوگیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہوگیا، اور اس نے قربانی کے لئے دوسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہوگئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کردینا مستحب ہے۔(۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کردیں۔(۳)

---

(۱) ولو ضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احداهما اى على التفصيل المارمن انه لو ضحى بالاولى اجزاه ولايلزمه شيئ ولو قيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶ على الفقير كلاهما ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۶

(۲) الفقير اذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحى بهما ،البحر ج:۸ ص:۱۷۵،ط سعيد بدائع ج ۵ ص:۶۶ ،فصل اما كيفية الوجوب ،هنديه ج:۵ ص:۲۹۳،الباب الثانى شامى ج ۶ ص:۳۲۶،ط سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جاز له بيع الاولى فى قول ابى حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل مابين =

Brought To You By www.e-iqra.info

جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆ قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= القيمتين لانه لما اوجب الاولى بلسانه فقد جعل مقدار مالية الاولى لله تعالى فلايكون له ان يستفضل لنفسه شيئا ولهذا يلزمه التصدق بالفضل فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۴ الباب الثاني في وجوب الاضحية بالنذر وماهو في معناه . البحر ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد.

(۱) قوله وتصدق بقيمتها على شراها اولا وتعقبه الشيخ شاهين بان وجوب التصدق بالقيمه مقيد بمااذا لم يشتر، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۱ ط سعيد كفاية المفتي ج ۸ ص ۲۱۲ كتاب الاضحية والذبيحة ط دار الاشاعت

(۲) وحول من الشاة بالدرمع الردج ۶ ص ۳۲۲ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس. بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعيد والثني من الضأن والمعز اس سنة بالبحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد.

(۳) ومن البقر ابن سنتين البحر ج ۸ ص ۱۷۷ بدائع ج ۵ ص ۷۰ وحولين من البقر والجاموس بالدرمع الرد ج ۶ ص ۳۲۲

(۴) وهو ابن خمس من الابل الدرمع الردج ۶ ص ۳۲۲ بدائع ج ۵ ص ۷۰ ومن الابل ابن خمس سنين البحر ج ۸ ص ۱۷۷ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ وفي البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرنامع النقصان لازيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۲ بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس.

Brought To You By www.e-iqra.info

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔(۱)

☆ ۔ اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

☆ ۔ جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں، اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔(۳)

☆ ۔ کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۴)

---

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لو اختلط بالثنيات لايشك على الناظرين، البحر ج ۸ ص ۱۷۷ فتح القدير ج ۸ ص ۳۳۵ كتاب الاضحية ط. رشيديه والجذع من الضأن ماتمت له ستة اشهر عند الفقهاء، البحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط. سعيد فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له ستة ويطعن في الثانية رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۲ ط. سعيد

(۳) وفي الدائع تقدير هذه الأسنان مما ذكرنا مع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بمن اقل لايجوز وبأكبر يجوز وهو الفضل، شامي ج ۶ ص ۳۲۲ هندية ج ۵ ص ۲۹۷ بدائع ج ۵ ص ۷۹ فصل اما محل اقامة الواجب

(۳) وصح التي قصاعدا من الثلاثة والتي هو ابن خمس من الابل وحولين من البقر والجاموس وحول من الشاة، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۲ (قوله ان كان الخ) فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له ستة ويطعن في الثانية وفي البدائع تقدير هذه الاسنان مما ذكرنا مع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بمن اقل لايجوز، وبأكبر يجوز وهو الفضل، شامي ج ۶ ص ۳۲۲ عالمگيري ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس

(۴) فلو صغير الجثة لايجوز الا ان يتم له ستة ويطعن في الثانية رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۲ سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہوجاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔(۱)

جائیداد مشترک ہے

☆... مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی کچھ ہے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہگی۔

☆... مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) احکام ومسائل قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص: ۲۹، ۳۰، ط: دار الاشاعت۔

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار (واليسار ان ملک مائتی درهم أو عرضا يساويها غير مسكنه وثياب البذلة لو صناع تحتاجه) الذی يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج: ۶، ص: ۳۱۲، هنديه ج: ۵، ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول =

Brought To You By www.e-iqra.info

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے "جرسی گائے" کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

= فی تفسیرها ،البحرالرائق ج.۸ص.۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط سعید ،بدائع الصنائع ج.۵ص:۶۳ ،فصل فیما فی شرائط الوجوب،ط سعید تکملة فتح القدیرج.۸ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة ، ط.رشیدیه

(۱) فإن كان معولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للأم حتى لو كانت البقرة وحشية و الفحل أهليا لم تجز، وقيل إذا نزا ظبي على شاة أهلية فإن ولدت شاة مجوز التضحية وإن ولدت ظبيا لا،نحور،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس،فتاوی رحیمیه ج ۱۰ ص:۵۵،کتاب الاضحیة ،بدائع الصنائع ج.۵ ص ۶۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط.سعید شامی ج.۶ ص ۳۲۲، کتاب الاضحیة ، ط سعید البحرالرائق ج ۸ص ۱۷۷ کتاب الاضحیة ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔(۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔(۲)

(ح)

حاجی

☆.....اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۳)

☆.....اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) ويضحي (والحرباء السمينة) فلو مهزولة لم يجز، لأن الخرف في اللحم نقص، الدر المختار مع الرد ج ۶ ص ۳۲۳، ط سعيد فان كانت سمينة ولم يتلف حلنها جاز، لانه لايخل بالمقصود، البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۶، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها كذا في السراجية، عالمگيري ج ۵ ص ۳۰۰، الباب السادس ط رشيديه شامي ج ۶ ص ۳۲۹، بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۸ فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية.

(۳) ولاتجب الاضحية على الحاج، وأراد بالحاج المسافر، بدائع ج ۵ ص ۶۳، فصل اما شرائط الوجوب شامي ج ۶ ص ۳۱۵، ط سعيد

(۴) ومنها الاقامة، بدائع ج ۵ ص ۶۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳، ط سعيد تكملة فتح القدير ج ۸ ص ۳۲۵، شامي ج ۶ ص: ۳۲۲، ط: سعيد عالمگيري ج ۵ ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها، ط: رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆ اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت سوائے قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆ دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

---

(۱) قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لما وفق للجمع بین النسکین بسفر واحد بدائع ج۲ ص ۱۷۳ فصل واما بیان ما یجب علی المتمتع والقارن ط سعید

(۲) فاما اهل مکة فتجب علیهم الاضحیة وان حجوا بدائع ج۵ ص ۶۳ فصل اما شرائط الوجوب ط سعید شامی ج ۶ ص ۳۱۵ کتاب الاضحیة

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعره ولا من اظفاره ترمذی ج ۱ ص ۲۷۸ ط سعید قال الامام الملا علی قاری تحت هذا الحدیث فظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة قال التوربشتی ذهب بعضهم الی ان النهی عنهما للتشبه بحجاج بیت الله الحرام المحرمین مرقاة المفاتیح ج ۳ ص ۳۰۶ کتاب الاضحیة ط امدادیه

Brought To You By www.e-iqra.info

☆۔ پیشاب کی جگہ (نرومادہ کی)
☆۔ خصیے (فوطے)
☆۔ پاخانے کی جگہ
☆۔ غدود (سخت گوشت)
☆۔ مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ (۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۳)

حاملہ جانور

☆۔ جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (کرہ بحریما من الشاۃ مع الحیاء الخصیۃ والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر) (قولہ من الشاۃ) ذکر الشاۃ اتفاقی لان الحکم لایختلف فی غیرھا من الماکولات (قولہ الحیاء) ھو الفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قولہ والغدۃ) بضم الغین المعجمۃ کل عفلۃ فی الجسد اطاف بھا شحم وکل قطعۃ صلبۃ بین العصب ولاتکون فی الطن (قولہ والدم المسفوح) اما الباقی فی العروق بعد الذبح فانہ لایکرہ ردالمحتارمع تنویر الابصار: ۶ ص. ۷۴۹ مسائل شتی ط سعید.

(۲) وزید نخاع الصلب طحطاوی علی الدر المختار ۴ ص. ۳۶۰ مسائل شتی

(۳) وشرط کون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان کان صیدا ردمع الرد ح. ۶ ص. ۲۹۶. البحر ۸ ص ۲۶۸ ط سعید ھندیہ ح ۵ ص ۲۸۵ کتاب الذبائح الباب الاول ط رشیدیہ بدائع ح ۵ ص ۳۵ فصل اما شرائط رکن الزکاۃ

Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مر گیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆ - اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کر دیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کر دی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

حصے

☆ - بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

---

(۱) شاة أو بقرة اشرفت على الولادة، قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد، وهذا قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى، الأن عنده الجنين لايتذكى بذكاة الام، عالمگيرى ج ۵ ص ۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الاول، ط رشيديه ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام، شامى ج ۶ ص ۳۲۲، ط سعيد، هنديه ج ۵ ص ۳۰۱، الباب السادس

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا، فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته، فان بقي عنده وذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه لعامه الذى ضحى ويتصدق به مذبوحا مع قيمه ماتنقص بالذبح، الفتوى على هذا شامى ج ۶ ص ۳۲۲، سعد هنديه ج ۵ ص ۳۰۲ الباب السادس

Brought To You By www.e-iqra.info

افراد شریک ہو جائیں مثلاً ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(خ)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ البقرۃ عن سبعۃ والبدنۃ عن سبعۃ - ولا یجوز عن ثمانیۃ لعدم النقل فیہ وکذا اذا کان نصیب احدھم اقل من سبع بدنۃ لا یجوز عن الکل لان بعضہ اذا خرج عن کونہ قربۃ خرج کلہ، البحر ج ۸ ص:۱۷۳، ط:سعید. بدائع ج.۵ ص:۷۰ فصل اما محل اقامۃ الواجب، ط:سعید. وکذا قصد اللحم من المسلم ینافیہا واذا لم یقع البعض قربۃ خرج الکل ص ان یکون قربۃ لان الاراقۃ لا تتجزأ، البحر ج.۸ ص.۱۷۸، ط.سعید. واذا کان الشرکاء فی البدنۃ او البقرۃ ثمانیۃ لم یجزھم لان نصیب احدھم اقل من السبع، ھندیہ ج۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن بدائع ج.۵ ص۷۱۰، ط:سعید. و ان کان شریک السنۃ نصرانیا او مریدا اللحم لم یجز عن واحد منھم لان الاراقۃ لا تتجزأ ھدایۃ" لما مرای ان بعضھا لم یقع قربۃ شامی ج ۶ ص.۳۲۶. البحر ج ۸ ص ۱۷۸ فتح القدیر ج ۸ ص.۴۳۵، ط.رشیدیہ. ھندیہ ج ۵ ص.۳۰۴ الباب الثامن ط:رشیدیہ. و منھا ان لا یشارک المضحی فیما یحتمل الشرکۃ ص لا یرید القربۃ راسا فان شارک لم یجز عن الاضحیۃ بدائع ج ۵ ص.۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب ط:سعید

(۲) ویضحی (والجرباء السمینۃ) فلو مھزولۃ لم یجز لأن الجرب فی اللحم نقص، الدر مع الرد ج ۶ ص۳۲۳ ویجوز ان یضحی بالجرباء ان کانت سمینۃ جاز لان الجرب فی الجلد ولا نقصان فی اللحم فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۴ شامی ج: ۶ ص ۳۲۳ ط سعید البحر ج ۸ ص۱۷۶، ط سعید بدائع ج۵ ص۷۶، اما الذی یرجع الی محل التضحیۃ

Brought To You By www.e-iqra.info

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔(۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو لعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔(۳)

---

(۱) والخصي افضل من الفحل لانه اطيب لحما ،هنديه ج.۵ص.۲۹۹،الباب الخامس ط رشيديه كذا روى عن ابي حنيفة فانه سئل عن التضحية بالخصي فقال مازاد في لحمه انفع مما ذهب من خصيته، بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذي يرجع الى الاضحية ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۶ ط سعيد ويضحى بالحماء والخصي ،الدرالمختارمع الرد ج ۶ ص ۳۲۳ ط سعيد

(۲) قال في البحر وقد صح انه عليه السلام ضحى بكبشين املحين موجوأين الاملح الذي فيه ملحه والموجوء المخصي من الوجء وهوان يضرب عروق الخصية بشيئ ، البحر ج ۸ ص:۱۷۶ ،بدائع ج.۵ص ۸۰،ط سعيد،فتح القدير ج ۸ص:۴۳۳،ط:رشيديه

(۳) وجاز(خصاء البهائم) حتى الهرة وأما خصاء الآدمي فحرام ، قيل :والفرس وقيدوه بالمنفعة وإلا فحرام . وفي الشامية :(قوله وقيدوه) أي جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهي ارادة سمنها اومنعها عن العض ، بخلاف بني آدم فإنه يراد به المعاصي فيحرم ، شامي ،كتاب الحظر والاباحة ، فصل في البيع ،ج.۶ص.۳۸۸،هنديه ،كتاب الكراهية ،الباب التاسع عشر، ج:۵ ص. ۳۵۷ ط:رشيديه البحرالرائق ج:۸ص:۲۰۳، كتاب الكراهية، ط سعيد،تكملة فتح القدير ج.۸ ص:۴۹۷،مسائل متفرقة ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

خنثی

☆.. خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆.....اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

(ج)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہوجاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کردی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے، لیکن اگر

(۱،۲) لاتجوز التضحیہ بالشاۃ الخنثی ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۹ ،الباب الخامس ط: رشیدیہ لان لحمھا لاینضج تتاثر شعر الاضحیۃ فی غیرھا ھندیہ ج.۵ ص.۲۹۹ ،شامی ج۲۰ ص: ۳۲۵،ط سعید

(۳) ولایحل بیع شحمھا واطرافھا فان باع شیئا من ذلک بمادکرناقد عندابی حنیفۃ و محمد رحمھما اللہ تعالی وعند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی لاباس ،ویتصدق بثمنہ ، ھندیہ ج. ۵ ص۲۰۱ ،الباب السادس بدائع الصنائع ج ۵ص۸۱ فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیۃ وعندھا اما التصدق باللحم البحرالرائق ج ۸ص ۱۷۸ کتاب الاضحیۃ،ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اور اس کا مصرف صرف فقراء و مساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین و مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔(۱)

چوری کے جانور

☆... قربانی کے لئے جو جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆... اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیے تاکہ جانور

(۱) قال في البحر ويتصدق بحلقها اويعمل منه نحو غربال او حراب لانه جزء منها وكان له التصدق والانتفاع به الاترى ان له ان ياكل لحمها ولاباس بان يشترى به مايتفع بعينه مع بقاء ه فتحصلنا ولوباعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله عليه السلام من باع جلد اضحيته فلااضحية له يفيد كراهية البيع واما البيع فجائز لوجود الملك والقدرة على التسليم ،البحر ۸ص.۱۷۸ ،شامي ح ۲ص ۳۲۸ جوهره النيرة ح ۲ص ۲۳۵ ط ميرمحمد هنديه ح ۵ص:۳۰۱ بدائع ح ۵ص ۸۱ فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط سعيد فتح القدير ح.۸ص ۴۳۷،ط رشيديه

(۲) لأن التضحية قربة ولاقربة في الذبح بملك الغيربغيراذنه ، على هذا يخرج ماإذا اغتصب شاة انسان فضحى بها عن نفسه أنه لاتجزيه لعدم الملك ولاعن صاحبها لعدم الاذن ، بدائع ح ۵ص:۷۶ اما الذي يرجع الى محل التضحية ،ط سعيد كفايت المفتي ح:۸ص:۱۹۷، دارالاشاعت

(۳) ولواشترى شاة فضحى بها ثم استحقها رجل فان اجاز البيع جازوان استرد الشاة لم يجز هنديه ،ح ۵ص:۳۰۳،الباب السابع ط رشيديه البحر ح.۸ص ۱۷۹ ،ط سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆..... چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال فی البحر (وندب حد شفرته) لقوله علیه السلام ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته رواه مسلم وغیره ، ویکره ان یضجعها ثم یحد الشفرة لقوله علیه السلام لمن اضجع الشاة وهو یحد شفرته لقد اردت ان تمیتها موتتین هلا حددتها قبل ان تضجعها بدائع ج ۵ ص ۶۰ و ۸۰ اما الذی یرجع الی آلة التضحیه ط سعید هندیه ج ۵ ص ۲۸۷، ط رشیدیه البحر ج ۸ ص: ۱۷۰ شامی ج ۶ ص: ۳۲۶ ط سعید

(۲) وفیها أراد التضحیة فوضع یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح سمی کل واحد منا فلو ترکها أحدهما لو ظن أن تسمیة أحدهما تکفی حرمت الذبیحة الدر مع الرد ج ۶ ص. ۳۳۳ هندیه ج ۵ ص: ۲۸۶ و ۳۰۳ الباب السابع ط رشیدیه

(۳) اما جنسه فهو ان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم ویدخل فی کل جنس نوعه و الذکر والأنثی منه والخصی والفحل لاطلاق اسم الجنس علی ذلک والمجموع من الغنم هندیه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس. شامی ج ۶ ص: ۳۲۲. البحر ج ۸ ص ۱۷۷. بدائع ج ۵ ص ۶۹ فصل اما محل القابلة الواجب ط سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

(د)

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆.....جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆.....اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہٰذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) قال في الاحناس اول وقت الاضحية لاهل السواد طلوع الفجر الثاني من يوم النحر و في حق اهل المصر بعد فراغ الامام من صلاة العيد يوم النحر، المحيط البرهاني ج.۸ ص ۴۶۱، ط.ادارة القرآن شامي ج.۶ ص:۳۱۸، البحر ج.۸ ص.۱۷۵، بدائع ج.۵ ص. ۷۳، هنديه ج ۵ ص.۲۹۵، الباب الثالث، ط:رشيديه فتح القدير ج.۸ ص:۴۳۱ ط رشيديه قال في البدائع :وروى عنه عليه السلام انه قال في حديث البراء بن عازب" من كان منكم ذبح قبل الصلاة فانما هي علوة اطعمه اهله انما الذبح بعد الصلوة فقد وقت النبي ﷺ الذبح على الصلاة وليس لاهل القرى صلاة العيد فلايثبت الترتيب في حقهم، بدائع ج ۵ ص ۷۳،اما الذي يرجع الى وقت التضحية ،ط.سعيد. البحر ج.۸ ص:۱۷۵،ط سعيد

(۲) فتاوى رحيميه ج.۱۰ ص.۵۰، كتاب الاضحية ،دار الاشاعت

(۳) ولابالهمداء التي لااسنان لها ، شامي ج.۶ ص:۳۲۳ هنديه ج.۵ ص.۲۹۸ بالباب الخامس بدائع ج ۵ ص ۷۵،اما الذي يرجع الى محل التضحية ،ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۶ فتح القدير ج ۸ ص.۴۳۰ ويكفي بقاء الاكثر شامي ج:۶ ص ۳۲۳ بدائع ج ۵ ص. ۷۵ فتح القدير ج.۸ ص.۴۳۴، ط.رشيديه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الضان ابن ستة اشهر والثني منه ابن سنة والجذع من البقر =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر ۱ میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنیفا وماأنا من المشرکین ، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العلمین ؛ پارہ نمبر : آیت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منک ولک "پھر" بسم اللّٰه اللّٰه اکبر" کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراهیم علیهما الصلاة والسلام

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو "منی" کی جگہ "من فلان" کہے

= ابن سنة والثنی ابن سنتین والجذع من الابل ابن اربع سنین والثنی منها ابن خمس سنین بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعید ، شامیه ج ۵ ص ۲۹۷ باب الحادس ط رشیدیه والمعز ابن سنة وص الضان ابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنة البحر ج ۸ ص ۱۷۷ فتح القدیر ج:۸ ص:۴۳۵ ط:رشیدیه شامی ج:۶ ص:۳۲۴

(۱) واما الهتماء وهی التی لاسنان لها فان کانت ترعی وتعلف جازت والا فلا عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸ بدائع ج.۵ ص ۷۵ اما الذی یرجع الی محل التضحیة شامی ج.۶ ص ۳۲۴ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۴ ، البحر ج ۸ ص ۱۷۶ ط سعید

(۲) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة والذبیحة موجهة الی القبلة بدائع ج:۵ ص:۶۰، قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله . هندیه ج:۵ ص:۲۸۸ ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص:۱۷۰، ط سعید ویستحب ان یجرد التسمیة عن الدعاء فلایخلط معها دعاء وانما یدعو قبل التسمیة اوبعدها ویکره حالة التسمیة بدائع ج ۵ ص ۸۰، اما الذی یرجع الی ص علیه التضحیة فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة

Brought To You By www.e-iqra.info

اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت "مذکورہ دعا" پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہکر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہوجائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

☆ جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ یا دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) عن جابر بن عبداللہ قال ذبح النبی ﷺ یوم الفتح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض على ملة ابراهيم حنيفا ومانا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لاشريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد ﷺ وامته بسم الله والله اكبر ثم ذبح، رواه ابوداؤد ج ۲ ص ۳۰ باب مايستحب من الضحايا مكتبه حقانيه مشكوة ص ۱۲۹، باب في الاضحية ط قديمي بدائع ج ۵ ص ۸۰ اما الذي يرجع الى الاضحية ط سعيد عن عائشةؓ ان رسول الله ﷺ امر بكبش اقرن يطأ في سواد ويبرك في سواد وينظر في سواد فاتي به ليضحي به قال ياعائشة هلمي المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحى به، مشكوة ص ۱۲۷، قديمي كتبخانه بدائع ج:۵ ص:۸۰، ط: سعيد بسم الله اللهم منك ولك بسم الله والله اكبر بدائع ج:۵ ص:۸۰، ط سعيد البحر الرائق ج:۸ ص ۱۲۹.

(۲) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبر المحيط البرهاني ج:۸ ص:۳۵۱، ط ادارة القرآن لو اقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفي رد المحتار ج:۶ ص:۳۰۱، ط: سعيد

(۳) ومقطوع اكثر الأذن أو الذنب أو العين) في البدائع :لو قطع بعض الأذن أو الألية أو الذنب أو العين، ذكر في الجامع الصغير :إن كان كثيرا يمنع وإن يسيرا لا يمنع

واختلف أصحابنا في الفاصل بين القليل والكثير، فعن أبي حنيفة اربع روايات روى محمد عنه في الاصل والجامع الصغير أن الناقع ذهاب اكثر من الثلث وعنه أنه الثلث ، وعنه أنه الربع، وعنه ان يكون الذاهب اقل من الباقي أو مثله اه بالمعنى والأولى هي ظاهر الرواية =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہٰذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها في الحانيه حيث قال: والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ شامي ج۶ ص:۳۲۳،۳۲۴ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹. البحر ج۸ ص. ۱۷۶ و ۱۷۷. فتح القدير ج۸ ص ۳۳۳، ط. رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۵، اما الذي يرجع الى محل التضحية، ط سعيد.

(۱) أيضا

(۲) ولو ذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ... واختلف اصحابنا بين القليل والكثير والصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير وعليه الفتوى كذا في قاضيخان ، هنديه ج ۵ ص. ۲۹۸ الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب شامي ج۶ ص ۳۲۳، كتاب الاضحية ط سعيد البحر الرائق ج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحيه ،ط سعيد تكمله فتح القدير ج ۸ ص: ۳۳۳ كتاب الاضحيه ط رشيديه بدائع الصنائع ج ۵ ص. ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد

(۳) (قوله ولا التي لا الية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولا ذنب خلقه ،قال محمد لا يكون هذا ولو كان لا يجوز ، وذكر في الأصل عن أبي حنيفه أنه يجوز" حانية" ثم قال "وإن كان لها الية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز ، أما على قول أبي حنيفه فظاهر لأن عنده لو لم يكن لها أذن أصلا ولا الية جاز الخ شامي ج ۶ ص. ۳۲۵، كتاب الاضحية ط سعيد، بدائع ج ۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

دودھ نکالنا

☆.... قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

"جانور میں تبدیلی" کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆ - دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆ - اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہوجائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۶، کتاب الاضحیه، ط سعید هندیه ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامه الواجب، رشیدیه

(۱) ویکره بیع لبنها ولو اکتسب مالا من لبنها یتصدق بمثل ذلک البحر ج ۸ ص ۱۷۹ فان کانت التضحیة قریبة یضح ضرعها بالماء البارد بدائع ج ۵ ص: ۷۸. ولو حلب اللبن من الاضحیة قبل الذبح او جز صوفها یتصدق به ولا ینتفع به هندیه ج ۵ ص: ۳۰۱. شامی ج ۶ ص ۳۲۹. بدائع ج ۵ ص: ۷۸، فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیة ط: سعید.

(۲) ومنها انه تجری فیها النیابة فیجوز للانسان ان یضحی بنفسه وبغیره بامره لانها قربه تتعلق بالمال فتجری فیها النیابة کادائ الزکاة وصدقة الفطر سواء کان الامر مصاً او دلالة، بدائع ج ۵ ص ۶۷، فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج: ۸ ص. ۱۷۸، هندیه ج ۵ ص: ۳۰۲، ط رشیدیه شامی ج ۶ ص ۳۱۵، ط. سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆ --- دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆ ..... زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیارِ غیر میں قربانی کرنا

"رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا" عنوان کو دیکھیں۔

(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

---

(۱) ولو ضحی عن اولاده الکبار وزوجته لایجوز الا باذنهم قال فی الذخیرة ولعله ذهب الی ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صار کالاذن منهم شامی ج ۶ ص ۳۱۵

(۲) من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح شامی ج:۶ ص ۳۲۶ قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت فدل ان المیت یجوز ان یتقرب عنه ، بدائع ج ۵ ص ۷۲، ط سعید شامی ج:۶ ص ۳۲۶

(۳) قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶ وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لم یذبح من امته وان کان منهم من قد مات قبل ان یذبح ، رد المحتار ج:۶ ص ۳۲۶، ط سعید بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعید من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل والاجر للمیت والملک للذابح شامی ج:۶ ص:۳۲۶، ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھاردار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھاردار یا باریک نوکدار چیز سے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہا دیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والافضل ان یذبح اضحیتہ بیدہ ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسہ وان کان لایحسنہ فالافضل ان یستعین بغیرہ ولکن ینبغی ان یشہدھا بنفسہ ہندیہ ج۵ص ۳۰۰ الباب الخامس، بدائع ج۵ص ۷۹ اما الذی یرجع الی من علیہ التضحیۃ البحر ج۸ص ۱۷۹ شامی ج۶ص ۳۲۸ ط سعید

(۲) وان تکون آلۃ الذبح حادۃ من الحدید فتاوی ہندیہ ج۵ص ۳۰۰ البحر ج۸ص ۱۷۰ بدائع ج۵ص ۸۰ وجب بالحاء نحر الابل فی منقل العنق وکرہ ذبحہا والحکم فی غنم وبقر عکسہ فندب ذبحہا الدر مع الرد ج۶ص ۳۰۳ البحر ج۶ص ۱۷۱ ط سعید بدائع ج۵ص ۹۰ قبیل فصل اما بیان مایحرم اکلہ، فتح القدیر ج۸ص ۴۱۶، ط رشیدیہ

(۳) وکفی جرح بعم کبقر وغنم ترجش فیجرح کصید او بعذر ذبحہ کان ترد فی بئر او بئر اوصال حتی لو قتلہ المصول علیہ مریدا ذکاتہ حل الدر مع الرد ج۶ص ۳۰۳ ہندیہ ج۵ص ۲۸۵، کتاب الذبائح، ط رشیدیہ بدائع ج۵ص ۴۳، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان المأکول، ط سعید البحر ج۸ص ۱۷۰، ۱۷۱

Brought To You By www.e-iqra.info

ذبح پر اجرت لینا

☆.....قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

ذبح کا آلہ

☆... ہر تیز دھاردار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

---

(۱) ویجوز الاستئجار علی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه ،عالمگیری ج ۴ص ۴۵۳،کتاب الاجارة

(۲) ولایعطی اجر الجزار منها لانه کبیع لان کلامهما معاوضه لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزره والبیع مکروه فکذا مافی معناه ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزار منها شیئا ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۸ البحر ج ۸ص ۱۷۸ بدائع ج ۵ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید فتح القدیر ج ۸ص ۴۳۷،هندیه ج ۵ ص ۳۰۱،الباب السادس ،ط:رشیدیه

(۳) وحل الذبح بکل ماافری الاوداج وانهر الدم ای اساله ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۵ - إلا سنا وظفراً قائمین ولوکانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیه من الضرر بالحیوان کذبحه بشفرة کلیلة ،ردالمحتار ج:۶ص:۲۹۶،ط:سعید بدائع ج ۵ص:۴۲،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان البحر ج ۸ ص ۱۷۰ فتح القدیر ج ۸ص:۴۱۵،ط:رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆۔ بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کہتے جاتے تھے۔ صحیح بخاری ومسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلا ضرورت شدید

(۲۰۱) وحل الذبح بكل ماانهرى الاوداج وانهر الدم ولوبناز وبليطة اى قشر قصب اومروة هى حجر ابيض كالسكين يذبح بها . بدائع ج۵ص:۳۲،فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان،ط سعيد. الجوهرة ص۸،۱۷۰. الدرمع الرد ج۶ ص ۳۹۵،كتاب الذبائح،ط سعيد

(۳) عن انس ؓ قال ضحى النبى ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر و وضع رجله على صفاحهما بخارى ج ۲ ص ۸۳۵، باب التكبير عند الذبح،ط قديمى .

Brought To You By www.e-iqra.info

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتار ج۶ ص۲۹۳، ط سعيد هنديه ج ۵ ص۲۸۵، كتاب الذبائح، ط رشيديه البحر ج۸ ص ۱۶۹ بدائع ج۵ ص۴۱۰، فصل اما بيان شرط الاكل في الحيوان فتح القدير ج ۸ ص۴۱۲ والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان و هما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة، هنديه ج ۵ ص ۲۸۷، ط رشيديه البحر ج ۸ ص۱۷۰، ردالمحتار ج۶ ص ۲۹۵ بدائع ج ۵ ص۴۱۰، ط سعيد فتح القدير ج ۸ ص:۴۱۲، والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه، هنديه ج ۵ ص۲۸۸، ط رشيديه، ردالمحتار ج۶ ص:۲۹۶.

(۲) فلاتتعين الاضحية الا بالنية، وقال النبي ﷺ انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى ويكفيه ان ينوي بقلبه، ولايشترط ان يقول بلسانه مانوى بقلبه، لأن النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها بدائع الصنائع، كتاب التضحية ج۵ ص۷۱۰ ط سعيد.

(۳) منها نية الاضحية لاتجزي الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية يكفيه ان ينوي بقلبه، بدائع ج:۵ ص:۷۱، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد هنديه ج۵ ص ۳۰۳، الباب الثامن

Brought To You By www.e-iqra.info

ذبح کرنے کی جگہ

☆ ۔ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔(۱)

☆.....اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔(۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔(۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

(۱،۲) وذکاۃ الاختیار ذبح بین الحلق واللبۃ بالفتح المنحر من الصدر شامی ج ۶ ص ۲۹۳. و فی الجامع الصغیر ولابأس بالذبح فی الحلق کله اسفله واوسطه واعلاه الهندیه ج:۵ ص: ۲۸۵ ط رشیدیه .شامی ج:۶ص:۲۹۳ البحر:۸ص:۱۷۰ بدائع ج:۵ ص: ۳۱ فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان

(۳) وشرط کون الذابح مسلما شامی ج ۶ ص ۲۹۶ خلاصه ج:۵ ص ۲۸۵، ط رشیدیه البحر:۸ ص ۱۶۸ بدائع ج:۵ ص.۳۵ فتح القدیر:۸ص:۳۰۷، رشیدیه

(۴) وسنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة بدائع ج:۵ص: ۶۰ قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله =

Brought To You By www.e-iqra.info

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہوگیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہوجانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر وتبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعاً اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہوگئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

ذبح کے شرائط

☆ — ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔(۴)

= من اجزاء الحیوان ط.سعید. وکذلک ان ذبحها متوجهة لغیر القبلة حلت ولکن یکره ذلک لان فیه فی الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج: ۱۲ ص ۳، ۵، دارالکتب العلمیة بیروت، لسان.هندیه ج ۵ ص.۲۸۸، الباب الاول ط.رشیدیه. البحرالرائق ج ۸ ص ۱۷۰، ط سعید

(۱) ویجوز الاستیجار علی الرکاة (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک مقدر علیه .هندیه ج ۴ ص.۴۵۳، کتاب الاجارة ط.رشیدیه

(۲) ولو قدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاه، الهندیه ج ۵ ص.۲۹۹، ط.رشیدیه، کوئته.

(۳) عزیز الفتاوی ج. ۱ ص: ۷۱۹، کتاب الاضحیة والعقیقة.

(۴) ومنها ان یکون مسلما او کتابیا بدائع ج ۵ ص ۶۵ ماشرائط رکن الزکاة، ط سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆ شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ)۔ یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆ مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھ کر ذبح کرے۔(۴)

☆ -- جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) تم التسمية في ذكاة الاختيار بشرط عند الذبح والمحتار ج ٦ ص ٣٠٢ ط سعيد

(۲) والعروق التي تقطع في الزكاة اربعة الحلقوم وهو مجرى النفس والمري وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة هندية ج ٥ ص ٢٨٧ البحر ج ٨ ص ١٧٠ شامي ج ٦ ص ٢٩٥ بدائع ج ٥ ص ٤١ فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان فتح القدير ج ٨ ص ٤١٢ ط رشيدية

(۳) ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه سورة الانعام آيت ١٢١ ويكفيه ان ينوي بقلبه ولا يشترط ان يقول بلسانه ما نوى بقلبه بدائع ج ٥ ص ٧١ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

(۴) امداد الفتاوى ج ٣ ص ٥٥٩ عن انس رضي الله عنه ان النبي ﷺ ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبر ويسمي ويقع رجله على صفحتها ابوداؤد ج ٢ ص ٣٠ مكتبة امدادية ملتان بدائع ج ٥ ص ٨٠ اما الذي يرجع الى الاضحية ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کرلیں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کرلیا جائے، اور جلدی سے ذبح کردیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔(۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔(۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها ثلاثية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهندية ج ۵ ص ۲۹۴ مكتبه رشيديه

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج۶ص ۲۹۲، ط سعيد.وجاء في الحديث وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج ۲ص ۳۳، امداديه ملتان

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوز الذبح في لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحر ثلاثة ، البحرج ۸ص ۱۷۶،ط سعيد هنديه ج ۵ص۲۹۵،ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۵ فصل اما وقت الوجوب ،ط سعيد شامي ج۶ص۳۱۲

Brought To You By www.e-iqra.info

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہدے تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع (فتاوى هنديه ج.۵ص.۲۹۹ ط.رشيديه .شامي ج ۶ ص.۳۲۳ فتاوى رحيميه ج.۱۰ ص ۴۹، ط دارالاشاعت

(۲) واذا ذبحها تصدق بحلالها وقلائدها (فتاوى هنديه ج ۵ص.۳۰۰ بدائع ج ۵ ص. ۸۱. ويتصدق بجلدها اويعمل منه نحو غربال وجراب (شامي ج ۶ص ۳۲۸ البحر ج ۸ ص ۱۷۸ فتاوى هنديه ج ۵ص ۳۰۱، ط رشيديه ويتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فيتصدق به (بدائع ج ۵ص: ۸۱، فصل اما بيان مايستحب في الضحية شامي ج ۶ ص ۳۲۹

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

(۱) قال في البدائع لان الذبح هو القربة فيعتبر مكان فعلها مكان المفعول عنه ، وان كان الرجل في مصر واهله في مصر آخر فكتب اليهم ان يضحوا عنه روى عن ابي يوسف انه يعتبر مكان الذبيحة فقال يعني لهم ان لايضحوا عنه حتى يصلي الامام الذي فيه اهله وان ضحوا عنه قبل ان يصلي لم يجزه وهو قول محمد، بدائع ج ۵ ص ۷۴، ط سعيد. هندیه ج ۵ ص ۲۹۲ البحر ج ۸ ص ۱۷۵. (فتحب التضحية (فجر) نصب على الظرفية (يوم النحر الى آخر ايامه) (قوله نصب على الظرفية) أي لقوله تجب ، وهذا بيان لأول وقتها مطلقا للمصري والقروي ، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۱۳، ۳۱۶

(۲) والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة :الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعه حلت الذبيحة وان قطع اكثرها فكذلك عند ابي حنيفة وهو الصحيح لما ان للاكثر حكم الكل ، فتاوى هنديه ج.۵ص:۲۸۷،كتاب الذبائح، ط.رشيديه. فتح القدير ج.۸ ص:۳۱۲،ط: رشيديه البحر ج ۸ص:۱۷۰. شامي ج ۶ص ۲۹۴. بدائع ج ۵ص.۴۱ فصل اما بيان شرط حل الاكل .

Brought To You By www.e-iqra.info

(ز)

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے(۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۳)

---

(۱) وشرط كون الذابح مسلما— شامی ج.۶ ص:۲۹۶. هنديه ج:۵ ص:۲۸۵. البحر ج ۸ ص:۲۶۸ بدائع ج:۵ ص:۳۵، ط:سعيد فتح القدير ج.۸ ص:۳۰۷ ط:رشيديه

(۲) وفي البهيمة كتبت الى ابي الحسن على المرغيناني ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لايحل بالاعتلاف وان كان يحل به لاتجوز التضحيه بها ، فتاوى هنديه ج:۵ ص.۲۹۸. شامی ج:۶ ص.۳۲۵.

(۳) قطع الذئب من الية الشاة قطعه لايؤكل الميتان ، وأهل الجاهلية كانوا ياكلونه فقال ﷺ ماابين من الحي فهو مينة ،عالمگيری ج ۵ ص:۲۹۱. الباب الثالث في المتفرقات .

Brought To You By www.e-iqra.info

زندہ بچہ نکلا

☆ ... اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور اگر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(۱)

☆ ... اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا جائز اور حرام ہے، لہٰذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۲۰۱) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة انه يفعل به مايفعل بالأم ، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا فان ضاع او ذبحه و أكله يتصدق بقيمته ، فان بقي عنده و ذبحه للعام القابل اضحية لايجوز ، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مع جامع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا شامى ج:٦ ص ٣٢٢ هنديه ج ٥ ص: ٣٠١ الباب السادس في بيان ما يستحب في الاضحية ، بدائع ج ٥ ص ٧٨ فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية

(۳) ومن المشائخ من يذكر لهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل السمنة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع فتاوى هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٩ ط: رشيديه شامى ج:٦ ص:٣٢٣ ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحي و يسلخ قبل ان يبرد هنديه ج ٥ ص ٢٨٧، ٣٠٠ بدائع ج:٥ ص: ٨٠ واما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحر ج:٨ ص: ١٧٠ شامى ج: ٦ ص: ٣٢٦.

Brought To You By www.e-iqra.info

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔ (۲)

(س)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔ (۳)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية في حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفي حق اهل المصر بعد الخطبة فتاوى هنديه ج.۵ص ۲۹۵. بدائع .ج۵ص:۷۳،اما الذى يرجع الى وقت التضحية البحر ج ۸ ص ۱۷۵. شامي ج.۶ص.۳۱۸.

(۲) واذا ترك الصلوة يوم النحر بعذر او بغير عذر لاتحور الاضحية حتى نزول الشمس ،فتاوى هنديه ج ۵ص.۲۹۵. ط.رشيديه بدائع ج ۵ص.۷۳ البحر ۸ص.۱۷۶.شامي ج ۶ ص ۳۱۸

(۳) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولايبان الراس ولوفعل يكره فتاوى هنديه ج ۵ ص. ۲۸۷ ط.رشيديه شامي ج ۶ ص ۲۹۶ البحر ۸ص.۱۷۰ فتح القدير ج.۸ص.۴۱۵ ط رشيديه كره النخع وهوان يبلغ بالسكين النخاع و تؤكل الذبيحة وقيل ان يكسر عنقه قبل ان يسكن من الاضطراب وكل ذلك مكروه لانه تعذيب الحيوان بلاضرورة فتاوى هنديه ج. ۵ص ۲۸۸ ط.رشيديه البحر ۸ ص ۱۷۰ ط.سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆۔ جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے (۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتار ج ۵ ص ۹۹، ط سعيد.و ج ۶ ص ۳۸۵. هنديه ج ۵ ص ۳۴۹ (وان كان شريك السنة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجز عن واحد) منهم لأن الاراقة لاتتجزأ ،الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۲۶ وكذا إذا كان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ،لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلا بدائع ج ۵ ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) الجدي اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزير ان اعتلف اياما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۰ ط رشيديه باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامي ج ۶ ص ۳۰۶.

(۳) ويجوز بالجماء التي لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا في الكافي ، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ شامي ج ۶ ص ۳۲۳

(۴) وان بلغ الكسر المشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا في البدائع فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ،ط رشيديه شامي ج ۶ ص ۳۲۳ البحر ج ۸ ص ۱۷۶ بدائع ج ۵ ص ۷۲ ،اما الذي يرجع الى محل التضحيه فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۳ ،ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆..... اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(۵)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ويضحى بالحماء) هي التي لاقرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر لو عمره، فإن ملغ الكسر إلى المخ لم يجز شامي ج۶ ص ۳۲۳ فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۷، ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۶ بدائع ج ۵ ص ۷۶، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۴ رشيديه

(۲) وان بلغ الكسر المشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ ط رشيديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب شامي ج ۶ ص ۳۲۳

(۳) اما الذي يرجع إلى من عليه التضحية فمنها به الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها، لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النيه، قال النبي ﷺ لاعمل لمن لانية له، بدائع ج ۵ ص: ۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہوجانا

☆.....قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی، اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہوجائے گی۔(۲)

☆.....قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہوجائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی(۳)، اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆.....بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہوجائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆.....جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

---

(۱) ولو ذبح الباقون بغیر اذن الورثة لایجزیهم لانه لم یقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم یقع الکل قربة ضرورة عدم التجزی ،هندیه ج:۵ص ۳۰۵ ط رشیدیه . البحر ج ۸ ص. ۱۷۸

(۲) والتقدیر بالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،عالمگیری ، کتاب الاضحیة ،الباب الثامن ج ۵ص۳۰۳ کفایت المفتی ج ۸ ص ۱۹۲، دارالاشاعت ولو اشتری بقرة یرید أن یضحی بها ، ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شیاه حکما إلا أن یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره ،هندیه ج:۵ص:۳۰۳،بدائع ج:۶ ص.۷۲،ط سعید.

(۳) وفقیر شراها لها لوجوبها علیه بذلک حتی یمتنع علیه بیعها ،تنویرالابصارمع الدر المختارشامی ، کتاب الاضحیة ، ج ۶ص۳۲۱ط سعید

(۴) لأن بعضها لم یقع قربة ، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة ،ج۶ص.۳۲۶.

(۵) ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن ،هندیه ج:۵ص ۳۰۳ شامی ج.۶ص ۳۱۷

Brought To You By www.e-iqra.info

جائز ہے(۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔(۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دیے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔(۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کرلینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہوچکی تو اس لینے والے نے انکار کردیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔(۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

(۱) ولواشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها الا ان يريد حين اشراها ان يشركهم فيها فلايكره ، فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۳، ط:رشيديه .بدائع ج.۵ص:۷۲. فصل اما شرائط جواز اقامه الواجب

(۲) ولواشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها سبعة يكره ويجزيهم، لأنه بمنزلة سبع شياه حكما .هنديه ج ۵ ص ۳۰۳ ط:رشيديه، كوئته بدائع ج:۵ص ۷۲ سعيد شامي ج ۶ ص: ۳۱۷

(۳) ويظهران العارية كالوديعة لكونها مضمونة بالقيمة وكذا المشتركة بالدرع الرد ج.۶ ص. ۳۳۱ يعني انها امانة لظهوران نصيب شريكه امانة في يده فلاتجري كالوديعة ولايضحي ان المراد شاة واحدة مشتركة بخلاف شاتين بين رجلين ضحيا بهما فانه يجوز رد المحتار ج.۶ ص. ۳۳۱،ط. سعيد بدائع ج:۵ص:۷۷،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج.۵ص:۳۰۳.

(۴) فتاوى محموديه ج.۴ص.۲۹۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆... کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆... اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان كانوا كفارا ان فعل بامرهم جاز عن الكل في قول ابي حنيفة وابي يوسف وان فعل بغير امرهم او بغير امر بعضهم لايجوز عنه ولاعنهم في قولهم جميعا شامي ج.٦ص ٣١٥ البحر الرائق ج.٨ص ١٧٨ ط سعيد.

(۲) في الهنديه :ولو اشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها سبعة يكره ويجزيهم لانه بمنزلة سبع شياه حكما الا ان يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلايكره وان فعل ذلك قبل أن يشتريها كان احسن وهذا اذا كان موسرا، هنديه ،الباب الثامن ، ج٥ ص: ٣٠٤،ط:رشيديه .شامي ج ٦ ص٣١٧،ط سعيد.

(۳) في الهنديه وان كان فقيرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلايجوز أن يشرك فيها وكذا لو اشرك فيها سبعة بعد ماأوجبها لنفسه لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وأن اشرك جاز ويضمن سبعة اسباعها،ج ٥ص ٣٠٣،ط رشيديه الباب الثامن فيمايتعلق بالشركة شامي ج ٦ص ٣١٧

(۴) في الهنديه : ولو ذبح بهيمة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا في ظاهر الرواية فقال الحسن بن زياد في كتاب الاضحية ان كان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جميعا في قول ابي حنيفة =

Brought To You By www.e-iqra.info

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری، تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہنامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔(۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(ص)

صاحب نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆---کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

= وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جاز عن الکل فی قول ابی حنیفة وابی یوسف" وان فعل بغیر امرهم او بغیر امر بعضهم لاتجوز عنه، ولاعنهم فی قولهم جمیعا ج ۵ ص۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر، ط رشیدیه۔ وفیه ایضا ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته إلا باذنه هندیه ج ۵ ص ۲۹۳ ط رشیدیه شامی ج۶ ص ۳۱۵، ط سعید

(۱) ومنها ان یکون مسلما او کتابیا فلاتؤکل ذبیحة اهل الشرک والمرتد لانه لایقر علی الدین الذی انتقل الیه، هندیه ج۵ ص ۲۸۵ شامی ج۶ ص۲۹۶ البحر الرائق ج۸ ص ۱۶۸ بدائع الصنائع ج ۵ ص۳۵۰، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان فتح القدیر ج ۸ ص ۴۰۷ ط رشیدیه

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر ۵۰ جمادی الاولی، خصوصی شیعہ نمبر، ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے۔ ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت، احسن الفتاوی ج ۷ ص ۵۰۹

Brought To You By www.e-iqra.info

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆.....اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کرگیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔(۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے "عن ابی هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. ابن ماجه ابواب الاضاحي ج:۱ص:۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱،۲) في الهندية ولومات الموسر في أيام النحر قبل أن يضحي سقطت عنه الاضحية ج ۵ ص ۲۹۳ الباب الاول، ط رشيديه. البحر ج ۸ ص ۱۷۳. شامي ج ۶ ص: ۳۱۶.

(۳) وفي الشامية واعلم أنه قال في البدائع ولو نذر أن يضحي شاة وذلك في ايام النحر موسر فعليه أن يضحي شاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا اذا عني به الاخبار عن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ج ۶ ص ۳۲۰، ۳۳۲ ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۵. هنديه ج:۵ ص ۲۹۳

Brought To You By www.e-iqra.info

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

(۱) البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳، کتاب الاضحیة، ط:سعید. بدائع الصنائع ج ۵ ص. ۶۴ فصل فیما شرائط الوجوب. ط:سعد.

(۲) فلو کان غنیا فی اول الایام، فقیرا فی آخرها لاتجب علیه، الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۵-۳۱۹، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۲ ولو افتقر فی ایام النحر سقطت عنه وکذا لو مات ولو بعدها لم تسقط، البحر: ۸ ص: ۱۷۳.

(۳) ولو ترکت الضحیه ومضت أیامها تصدق بها حیه وفی الشامیه (قوله تصدق بها حیة) لوقوع الیاس عن القرب، بالاراقة، وان تصدق بقیمتها اجزاه ۵، لأن الواجب التصدق بعینها وهذا مظنه فیما هو المقصود الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۲۰ کفایت المفتی ج ۸ ص ۲۵۲

(۴) فی البحر: ولم تجب الا بملک النصاب فاضل ان وجوبها بالقدرة المیسرة، لأن اشتراط النصاب لایبالی وجوبها بالممکنة کما فی صدقه الفطر. ج. ۸ ص: ۱۷۳ ط ایچ ایم سعید و فی تنویر الابصار وشرائطها الاسلام والاقامة والیسار الذی یتعلق به صدقة الفطر شامی =

Brought To You By www.e-iqra.info

صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کرکے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔(۱)

(ض)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔(۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج.٦ ص ٣١٢ ط.ایچ ایم سعید هندیه ج.٥ص: ٢٩٢ ط.رشیدیه.

(١) ومنها ان لایقوم غیرها مقامها حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لایقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما بدائع ج ٥ص.٦٦، فصل اما کیفیة الوجوب شامی ج ٦ص: ٣٢٠

(٢) قال المحقق قوله وفسره ابن ملک ای فسر المشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی مایدفع الهلاک عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودور السکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیها لدفع الحر والبرد او تقدیرا کآلات الحرفة وآلات المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلها شامی ج٢ص٢٦٢ البحر ج ٢ص٢٠٦ ط.سعید هندیه ج ١ص١٧٣ ط.رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکر قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر. شامی ج ۶ ص ۳۴۸، ۳۴۹

(۲) عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة الا من صدقة جارية او علم ینتفع به اوولد صالح یدعوله. مشکوة ص ۳۲ کتاب العلم. ط قدیمی کتب خانه.

(۳) وفی البدائع الا انه لم یدخل فیهاللیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استبهها النهار الماضی وهویوم عرفة بدلیل ان من اذرکها فقد ادرک الحج کما لواذرک النهاروهویوم عرفة ج ۵ ص ۷۵، فصل اما شرائط حوارالقامة الواجب. ط سعید

(۴) فی الدرالمختار وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع بالحیاء و الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراهة ذلک شامی ج ۶ ص ۷۴۹، مسائل شتی. ط سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆.... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆ .. بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

☆.. عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل "جانوروں کی عمریں" عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) في الهندية وكذلك ان اراد بعضهم العقيقة عن ولد وولد له ج ۵ ص:۳۰۴ ط رشيديه كذافي الشامية ج ۶ ص ۳۲۶ ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۸ .بدائع ج ۵ ص ۷۲

(۲) في الهندية : ولو أرادوا القربة الاضحية أو غيرها من القرب أجزاهم سواء كانت القربة واجبة او تطوعا اووجب على البعض دون البعض ج ۵ ص:۳۰۴ فيه ايضا :وكذلك ان أراد بعضهم العقيقة عن ولد الخ ج ۵ ص ۳۰۴

(۳) حواله بالا شامي ج ۶ ص ۳۲۶ البحر ج ۸ ص ۱۷۸ .بدائع ج ۵ ص ۷۲

(۴) في الهندية :ان الفقهاء قالوا الجذع من الضان سنة اشهر والثني من سنة الخ ج ۵ ص ۲۹۷ ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسپر عمل کرنے کا احتیاطاً حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے "مسنہ" کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی۔ ج:۸ص:۲۱۷، ط:دارالاشاعت.

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلاشبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر دون مايتعلق به وجوب الزكاة هنديه، كتاب الاضحية، ج ۵ص:۲۹۲، ط رشيديه شامي ج:۶ص:۳۱۲، ط: سعيد البحر الرائق ج ۸ص:۱۷۳، ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

ہے،(۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہو گیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۴)

عیب دار ہو گیا

☆..... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (۵)

☆..... اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

(۱) فی الهندیه .والمرأة المسلمة والكتابية في الذبح كالرجل ،ج ۵ص ۲۸۶ البحر ۸ ص ۱۶۸ فتح القدیر ج ۸ص ۲۰۷ ط:رشیدیه

(۲) فیه ایضا· والحاصل ان کل مافیه زیادة ألم لایحتاج الیه فی الزکاة مکروه ،کذا فی الکافی هندیه ،ج ۵ص ۲۸۸

(۳) فی الهندیه واما صفته فیجوان یکون سلیما من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع الخ ج۵ص۲۹۷، ط.رشیدیه بدائع ج۵ص ۷۵ ط سعید شامی ج۶ص ۳۲۳

(۴) ولوقدم أضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها لم یذبحها علی مکانها أجزاه الخ هندیه ج ۵ص.۲۹۹. ط.رشیدیه البحر.۸ص.۱۷۷. بدائع ج ۵ ص.۷۶ فتح القدیر ج ۸ص.۳۳۵.

(۵) ولواشتراها سلیمة ثم تعیبت بعیب مانع کما مرفعلیه اقامه غیرها مقامها ان کان غنیا و ان کان فقیرا جزاه ذلک وکذا لوکانت معیبة وقت الشراء لعدم وجوبها علیه بخلاف العمی شامی ج۶ص ۳۰۷ هندیه ج۵ص ۲۹۹.البحر.۸ص ۱۷۷.بدائع ج ۵ص ۷۶ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆... اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب و نقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت و نذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر و منت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کر دینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆... اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) أیضا

(۲) ولواشتری رجل اضحیة وهی سمینة فعجفت عنده حتی صارت بحیث لو اشتراها علی هذه الحالة لم تجزه إن کان موسرا، وإن کان معسرا أجزأته إذ لا أضحیة فی ذمته، فإن اشتراها للأضحیة فقد تعینت الشاة للأضحیة حتی لو کان الفقیر اوجب علی نفسه اضحیة لاتجزیه. عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب البحر ج.۸ص.۱۷۷.

(۳) ولو ذبحها لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها مکانها أجزاه، ج.۵ص.۲۹۹.ط.رشیدیه فتح القدیر ج.۸ص.۴۳۵.ط. رشیدیه. بدائع ج ۵ ص ۷۰ البحر ج ۸ص ۱۷۷. ط سعید

(۴) قال رحمه الله .ولایذبح قبل الصلوة ویذبح غیره یعنی لایجوز لاهل المصران یذبحوا الاضحیه قبل ان یصلوا صلوة العید ویجوز لاهل القری والبادیة ان یذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان یصلی الامام صلاة العید والاصل فی ذلک قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فلیعد ذبیحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسکه، وأصاب سنة المسلمین .قال صاحب الهدایة :=

Brought To You By www.e-iqra.info

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔(۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔(۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

- هذا يشير الى ماذكر في المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام اول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۰ هديه ج ۵ ص ۲۹۵ شامي ج ۶ ص ۳۱۸

(۱) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي او يصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحر ثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج ۱ ص ۱۲۹، ط قديمي كتبخانه

(۲) ذكر الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن سنة اشهر والثني منه ابن سنة وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي في الثني من الشاة والمعز ما تم له حول وطعن في السنة الثانية، بدائع ج ۵ ص ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب هديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس، ط رشيديه البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۲۲ ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہوگیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہوگیا اور وہ صاحب نصاب ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆.....اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہوجائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مرگیا یا گم ہوگیا تو یہ واجب ساقط ہوجائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلی هذا یخرج ما إذا لم یکن أهلا للوجوب فی أول الوقت ثم صار أهلا فی آخره بأن کان کافرا أو عبدا أو فقیرا أو مسافرا فی أول الوقت ثم صار أهلا فی آخره فإنه یجب علیه ولو ضحی فی أول الوقت هو فقیر فعلیه أن یعید الأضحیة وهو الصحیح، هندیه. ج.۵ ص: ۲۹۳. البحر ج ۸ ص ۲۷۳ بدائع ج. ۵ ص: ۶۵.

(۲) ولا یشترط أن یکون غنیا فی جمیع الوقت حتی لو کان فقیرا فی أول الوقت ثم أیسر فی آخره تجب علیه، هندیه ج۵ ص: ۲۹۲، ط: رشیدیه. بدائع ج ۵ ص: ۶۴ فصل اما شرائط الوجوب، ط سعید.

(۳) وفقیر شراها لیا لوجوبها علیه حتی یمتنع علیه بیعها، الدرمع الرد ج۶ ص: ۳۲۱ وفی الشامیة. لأن شراءه یجری مجری الإیجاب وهو النذر بالتضحیة عرفا، ج. ۶ ص: ۳۲۱.

(۴) أیضا

(۵) والفقیر لو سرق شاته ولم یشتر أخری لیس علیه أخری والذی یجب علیه أخری =

Brought To You By www.e-iqra.info

اور اگر غریب آدمی نے پہلا جانور گم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانور خریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگر کسی نے کسی کے جانور کو غصب کر کے قربان کر ڈالا تو قربانی ادا ہو جائیگی البتہ غاصب پر ضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کر دے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جو جانور ناپاکی، غلاظت کھاتا ہے اس کے باندھنے (پابند رکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ وغیرہ کھلایا جائے کھلا اور آزاد پھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے، اگر اونٹ ہے تو چالیس روز، گائے بھینس بیل وغیرہ کو بیس روز اور بکرا بکری کو دس روز بند رکھ کر چارہ کھلایا جائے۔(۳)

= لان الوجوب على الفقير بالشراء والشراء يتناول حقه المعين فوجب التضحية به فسقط والواجب بهلاك المعين، خلاصة الفتاوى ج ۳ ص ۳۱۸ البحر ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد

(۱) واذا اشترى الحي اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بايتهما شاء ولو كان معسرا فاشترى شاة وضحى بها ثم وجد الاولى فالوا عليه ان يضحي بهما، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۳ ط رشيديه البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۵ بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۶ فصل اما كيفية الوجوب ط سعيد

(۲) في المنتقى لو غصب اضحية غيره فذبحها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها اجزاه ماضح لانه ملكها بسابق الغصب، فتاوى هنديه ج ۵ ص: ۳۰۳ ط رشيديه، البحر ج: ۸ ص ۱۷۹ بدائع ج ۵ ص ۷۶ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) ولا تجوز الجلالة وهي التي تاكل العذرة ولا تاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسك اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقر يمسك عشرين يوما والغنم عشرة ايام فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۸ ط رشيديه، البحر ج ۸ ص: ۱۷۲ ط سعيد، شامي ج ۶ ص ۳۲۵، بدائع ج ۵ ص ۶۵ فصل اما بيان شرط حل الاكل ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

''کافر کو گوشت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

فساد ہوگیا

اگر کسی شہر میں فساد ہوگیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہوگیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کرلی تو درست ہے۔(۴)

---

(۱) وحل ذبیحة مسلم وکتابی لقوله تعالی "وطعام الذین اوتوالکتاب حل لکم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غیر المرکی یحل من ای کافر ولافرق فی الکتابی بین ان یکون ذمیا او حربیا بالبحر ۸ص ۱۶۸ هندیه ح ۵ص ۲۸۵ بدائع ح۵ص ۴۵ شامی ح ۶ ص ۲۹۶

(۲) لامجوسی ووثنی ومرتد ومحرم وتارک التسمیة عمدا یعنی لاتحل ذبیحه هولاء، شامی ح ۶ص ۲۹۸ البحر ح۸ص ۱۲۸ ط سعید کتاب الذبائح هندیه ح ۵ص ۲۸۵ بدائع ج۵ص ۴۵ فصل اما سان شرط حل الاکل فی الحیوان ط سعید

(۳) وتوا شتری شاة للاضحة مکره ان یحلبها اویجز صوفها فنفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها هندیه ح ۵ص ۳۰۰ ط رشیدیه والصحیح ان الموسر والمعسر فی حلبها وجز صوفها سواء فتاوی هندیه ح ۵ ص ۳۰۱ شامی ح ۶ص ۳۲۹ البحر ج۸ص ۱۷۸ بدائع ج۵ص ۷۸ ط سعید

(۴) وفی الواقعات لو ان مدنة وقعت فیها فترة ولم یق فیها وال لیصلی فیهم صلاة العید، فضحوا بعد طلوع الفجر جاز و هو المختار لان المدنة صارت فی حق هذا الحکم کالسواد -

Brought To You By www.e-iqra.info

فقیر آخری وقت میں مالدار ہوگیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہوگیا تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔(۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔(۳)

= وعليه الفتوى هنديه ج ۵ ص۲۹۵ ط رشيديه البحر ج ۸ ص:۱۷۶ بدائع ج ۵ ص۷۳ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

(۱) ولو ضحى في اول الوقت وهو فقير ثم ايسر في آخر الوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا، بدائع ج۵ ص۶۵ فصل اما كيفية الوجوب عالمگيری ج ۵ ص ۲۹۳، كيفية الوجوب البحر ج۸ ص ۱۷۳، كتاب الاضحية شامی ج۶ ص ۳۱۹، كتاب الاضحية ط سعيد

(۲) فلو قال كلاما نفسيا لله علي ان اضحي بهذه الشاة فاشترى شاة بنية الاضحية وان المشترى غنيا لاتصير واجبة وان كان فقيرا في ظاهر الرواية تصير واجبة بنفس الشراء، هنديه ج ۵ ص ۲۹۳ ط رشيديه شامی ج ۶ ص ۳۲۰ البحر الرائق ج ۸ ص۱۷۵ ط سعيد

(۳) وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ يارسول الله ماهذه الاضاحي قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يارسول الله قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه، مشكوة ص۱۲۹ قديمي كتبخانه. اى طريقته التي امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهي من الشرائع القديمة التي قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج ۳ ص: ۳۱۴ باب الاضحية الفصل الثالث ط: امداديه . واما الذي يجب على الغني دون الفقير فما يجب من غير نذر ولاشراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش في هذه الايام فداء عن ولده وحطه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج ۵ ص: ۶۲ فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال في الجوهرة والدليل على انها الاراقة لوتصدق بين الحيوان لم يجز والتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب شامي ج ۶ ص: ۳۱۳ بدائع ج ۵ ص ۶۲ فصل اما كيفية الوجوب

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج ۲ ص: ۳۲۶ بست حضرت خليل ، كتبخانه محموديه ملتان

(۲) احكام و تاريخ قربانى مصنفه مفتى محمد شفيع صاحبؒ ص: ۳۳ ط: ادارة المعارف.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆.....اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳) اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز و اقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال الأضحی یومان بعد یوم الاضحی ۔ وقال مالک انہ بلغہ عن علی بن ابی طالب مثل ذلک موطامالک ح:۲ ص ۴۹۷، ط میرمحمد کتبخانہ وفی شرح التنویر شاۃ اوسبع بدنۃ فحر یوم النحر الی آخر ایامہ ، وھی ثلاثۃ افضلھا اولھا ، الدرمع الرد، کتاب الاضاحی ج:۲ ص ۳۱۵ بدائع ج ۵ ص ۶۵، ۶۳، فصل اما الذی یرجع الی وقت التضحیۃ،ط سعید ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ ، ط رشیدیہ . البحر ج:۸ ص ۱۷۳ ، کتاب الاضحیۃ، ط سعید.

(۲) ان فرحل اذا کان فی مصر واھلہ فی مصر آخر فکتب الیھم لیضحوا عنہ فانہ یجب مکان التضحیۃ فینبغی ان یضحوا عنہ بعد فراغ الامام من صلاتہ فی المصر الذی یضحی عنہ فیہ، ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۶، الباب الرابع البحر ج ۸ ص ۱۷۵ بدائع ج ۵ ص ۷۳ فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب

(۳) والافضل ان یذبح اضحیتہ بیدہ ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسہ وان کان لایحسنہ فالافضل ان یستعین بغیرہ ولکن یمضی ان یشھدھا بنفسہ ، ھندیہ ج ۵ ص ۳۰۰ الباب الخامس بدائع ج ۵ ص ۷۹ فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیۃ ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۹ ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلاً دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے کے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اور محتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہو گیا

☆.....اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہو گیا تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) ويستحب ان ياكل من اضحيته ويطعم منها غيره والافضل ان يتصدق بالثلث ويهدي الثلث صباقه لاقاربه واصدقائه ويدخر الثلث ويطعم الغني والفقير جميعا فتاوى هنديه، ج: ۵ ص ۳۰۰، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ط:رشيديه فتح القدير ج:۸ص ۳۳۶ ط: رشيديه البحر ج:۸ص.۱۷۸. بدائع ج:۵ص: ۸۱ فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية

(۲) ولو باع الاضحيه جاز ويشترى بقيمتها اخرى ويتصدق بفضل ما بين القيمتين فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۲ الباب السادس في بيان مايستحب في الاضحية ،ط:رشيديه . البحر ج ۸ ص:۱۷۵.

(۳) (قوله فعلى الغني غيرها لا الفقير) اى ولو كانت المعينة منذورة تعيينا لما في البدائع ان المنذورة لو هلكت اوضاعت وسقط التضحية بسبب الفقر، عمرانه ان كان موسرا ظرمه اخرى مايجاب الشرع ابتداء لابالنذر شامي ج:۶ ص.۳۲۵، كتاب الاضحية البحر الرائق ج ۸ ص.۱۷۵. كتاب الاضحية ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ - اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆..... اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہو گیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہو جاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔(۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کر لیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کر لیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔(۳)

(۱) واذا اشترى الغني اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بايتهما شاء. البحر ح:۸ ص ۱۷۵ فتاوى هنديه ح ۵ ص:۲۹۳ ط. رشيديه. فالافضل ان يضحي بهما فان ضحى بالاولى احزأه ولاتلزمه التضحية بالاخرى. بدائع ح ۵ ص:۶۶ ط. سعيد

(۲) ولو كان معسرا فاشترى شاة ونوحيا ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحي بهما. هنديه. ح ۵ ص:۲۹۳. الباب الثاني. بدائع ح ۵ ص:۶۶ فصل اما كيفية الوجوب. البحر ح:۸ ص:۱۷۵ ط. سعيد

(۳) ولو نذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء الا اذا عنى به الاخبار عن الواجب عليه فلا يلزمه الا واحدة =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔(۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منیٰ میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جاسکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ و تابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، والبدن جعلناها

= وكذا لو كان معسرا ثم ايسر قبل ايام النحر لزمه شاتان ، شامي ج ٦ ص. ٣٢٠، ٣٣٢ بدائع ج ٥ ص ٦٣ فصل فاشتراط الوجوب ،ط سعيد اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به يستوي فيه الغني والفقير (قوله ولو فقيرا) لان الفقير اذا اشتراها له يلزمه التصدق بعينها بلاتغير شامي ج٦ ص ٣٢٠ ط سعيد

(۱) احکام وتاریخ قربانی، مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب ص. ۱۸، دار العارف، کراچی۔

Brought To You By www.e-iqra.info

لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳۶.(۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کر دے۔(۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص.۲۳ ط. ادارۃ المعارف.

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص ۲۲۰ ط ادارۃ المعارف

(۳) (فروع) فی القنیۃ. اشتری بلحمھا ماکولا فاکلہ لم یجب علیہ التصدق بقیمتہ استحسانا، شامی ج۶ ص۳۲۸ ط سعید. ولایحل بیع شحمھا واطرافھا وراسھا وصوفھا ووبرھا وشعرھا و لبنھا الذی یحلبہ منھا بعد ذبحھا بشئ لایمکن الانتفاع بہ ولایعطی اجر الجزار والذابح منھا فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمھما اللہ تعالی، وعند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی لاینفذ مما ذکرنا ویتصدق بثمنہ. واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لایبیعہ بما لاینتفع بہ الا بعد الاستھلاک ولو باعھا بالدراھم یتصدق بھا جاز لانہ قربۃ کالتصدق بدائع ج.۵ ص.۸۱ فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیہ فتاوی ھندیہ ج ۵ ص۳۰۱ ط رشیدیہ شامی ج۶ ص ۳۲۹ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۷ ط رشیدیہ البحر ج ۸ ص ۱۷۸ ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

قربانی کا وقت

☆۔ قربانی کا وقت: شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

☆۔ جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) واذا ضحیها فی وقتها حازله ان یحلب لبنها ویتصع به لان القربة انعمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القربة مطلق کالاکل ، فتاوی هندیه ج۵ص۳۰۱، ط رشیدیه .شامی ج. ۶ ص: ۳۲۹ ط سعید البحر ج۸ص۱۷۹ ط سعید فتح القدیر ج۸ص۳۳۷ ط رشیدیه

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشر والحادی عشر والثانی عشر اولیها افضلها و آخرها ادونها ویجوز فی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجر من یوم النحر الی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۲،ط سعید. بدائع ج ۵ص ۶۵، فصل اما وقت الوجوب، ط. سعید شامی ج ۶ص ۳۱۸

(۳) والوقت المستحب للتضحیة فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس هندیه ج۵ ص: ۲۹۵ ط:رشیدیه بدائع ج۵ص:۷۳ شامی ج۶ص:۳۱۸ البحر ج: ۸ص۱۷۵. ط سعید.

(۴) والوقت المستحب فی حق اهل المصر بعد الخطبة. فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۹۵ فتح القدیر ج۸ص:۴۳۲ بدائع ج۵ص ۷۳، ط سعید شامی ج۶ص۳۱۸

(۵) ولو ذبح والامام فی خلال الصلوة لاتجزوکذا اذا ضحی قبل ان یقعد قدر التشهد ، فتاوی هندیه الباب الثالث فی وقت الاضحیة ج ۵ص ۲۹۵ ط رشیدیه بدائع ج ۵ ص. ۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ،ط سعید البحر ج۸ص ۱۷۵.

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ ... اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھالے۔(۱)

☆ ... بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہوگیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆ ... دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆ ... پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوگئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆ ... اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحيله المقيم اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الى حارج المصر في موضع يجوز للمسافرين قصر فيضحي فيه كما طلع الفجر لان وقتها من طلوع الفجر. البحر ج ۸ ص. ۱۷۵، ط. سعيد شامي ج ۶ ص ۳۱۸ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ فتح القدير ج ۸ ص. ۴۳۱. ط. رشيديه

(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادى عشر والثانى عشر بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر فان اخر فالمستحب ان لا ياكل منه و يتصدق بالكل ، فتاوى هنديه ج. ۵ ص. ۲۹۵، الباب الثالث، ط. رشيديه

(۳) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادى عشر والثانى عشر اولها افضلها وآخرها ادونها ويجوز فى نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر. هنديه ج ۵ ص ۲۹۵، ط. رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۵ فصل اما وقت الوجوب. شامي ج ۶ ص. ۳۱۸. فتح القدير ج. ۸ ص ۴۳۲. ط. رشيديه.

(۴) اذا استخلف الامام من يصلى بالجمعة فى المسجد الجامع وخرج بنفسه الى الجبانة مع الاقوياء فضحى رجل بعد ما انصرف اهل المسجد قبل ان يصلى اهل الجبانة فى الاستحسان يجوز فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۵، ط. رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۳ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط. رشيديه البحر ج. ۸ ص. ۱۷۵.

(۵) اذا ترك الصلوة يوم النحر بعذر او بغير عذر لا تجوز الاضحية حتى تزول الشمس، =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆.. قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

☆.. اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔عنایہ علی فتح القدیر۔ج:۸ص:۴۳۵(۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاوی هندیه ج۵ ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ط:رشیدیه

(۱) ولو قدم اضحیة لیضحیها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزاه، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۹ ط.رشیدیه البحر ج ۸ ص. ۱۷۷ فتح القدیر ج. ۸ ص. ۴۳۵ بدائع الصنائع ج۵ ص. ۷۶ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط.سعید.

(۲) وکذلک ان انفلت عنه البقرة فاصیبت عیبا فذبحت والقیاس أن لاتجوز وجه الاستحسان ان هذا مما لایمکن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العیوب من اضطرابها هندیه ج ۵ ص ۲۹۹، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، ط رشیدیه بدائع ج ۵ ص. ۷۶.

(۳) وروی عنهما ایضا ان الرجل اذا کان فی مصر واهله فی مصر آخر فکتب الیهم لیضحوا عنه فانه یعتبر مکان التضحیة فعلی ان یضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فی المصر الذی یضحی عنه فیه وعن ابی الحسن انه لایجوز حتی فی المصرین جمیعا فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۶، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ط.رشیدیه بدائع ج.۵ ص ۷۳ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلاً پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆۔ اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆۔ ...اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولومات الموسر في ايام النحر قبل أن يضحي سقطت عنه الاضحية ، هنديه ج ۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية، بدائع ج ۵ ص ۶۵، فصل اما كيفية الوجوب ط سعيد ولو كان موسرا في ايام النحر فلم يضح حتى مات قبل مضي ايام النحر سقطت عنه الاضحية حتى لايجب عليه الايصاء، هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الرابع، ط رشيديه

(۲،۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ، البحر ج ۸ ص ۱۷۸ الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۶، ط سعيد وقال الورثة اي الكبار منهم نهايه هذا وجه الاستحسان قال في البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه ، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۶ ، ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) ان الشراء من الفقير للاضحية بمنزلة النذر، بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۶ فصل اما كيفية الوجوب ، ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۵ فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۵ الباب الثامن

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆.....جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو وجزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆..... قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

---

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلايأخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفي رواية من راى ذي الحجة واراد ان يضحي فلايأخذن من شعره ولامن اظفاره ۰ رواه مسلم ۰ رواه النسائي ۰ ج:۲ ص:۲۰۱ ط قديمي كتبخانه مشكوة ص:۱۲۷ ط قديمي كتبخانه وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابي حنيفة والاولى ان يقال المضحي يرى نفسه مستوجبة العقاب وهوالقتل وله يؤذن فيه فعداه بالاضحية وصار كل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط مّا عند نزول الرحمة و فيضان النور الالهي ليتم له الفضائل ويثمره عن النقائص ۰ مرقاة المفاتيح باب الاضحية ۰ ج. ۳ ص. ۳۰۲ ط. امداديه.

Brought To You By www.e-iqra.info

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆ ۔۔۔قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆ قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆ ۔ جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆ تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها اى شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر ولم يذكر العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل او الزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملك مائتى درهم او عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس او متاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولو عقارا يستغله فضل غلته لو قيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الاربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، رد المحتار ج ۶ ص ۳۱۲، كتاب الاضحية، فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۲، كتاب الاضحية ط وشيديه بدائع ج ۵ ص ۹۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۳

(۲) ولا يشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لو كان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسر فى آخره تجب عليه فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۲ الباب الاول ط وشيديه بدائع ج ۵ ص ۹۳

(۳) ان الاضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم والعبرة للوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه، رد المحتار ج ۶ ص ۳۱۵، ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۶۵ ط سعيد

(۴) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان او حماران ان احدهما يساوى مائتين فهو نصاب، هندية ج ۵ ص ۱۹۳ =

Brought To You By www.e-iqra.info

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالی کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔(۲)

قربانی کی قضاء

☆... اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ،اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی ،زکوۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔(۳)

☆... اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

=الباب الاول ۔ کتاب الاضحیۃ

(۱) یجب ربع العشر فی عروض التجارۃ اذا بلغت نصابا من احدھما ، البحر ج:۲ ص: ۲۲۸،ط سعید شامی ج ۲ص ۲۹۸،بدائع ج ۲ص۲۰ ط سعید

(۲) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ص ۳۳۳ کتبخانہ محمدیہ ملتان احکام وتاریخ قربانی ،مفتی محمد شفیع ص ۲۲،ط ادارۃ المعارف

(۳) وھی فیھا تقضی اذا فاتت عن وقتھا لم تقض، ھا قد یکون بالتصدق بعین الشاۃ حیۃ وقد یکون بالتصدق بقیمۃ الشاۃ فان کان قد اوجب التضحیۃ علی نفسہ شاۃ بعینھا فلم یضحھا حتی مضت ایام النحر فیتصدق بعینھا سواء کان موسرا اومعسرا وکذا اذا اشتری شاۃ لیتضحی بھا فلم یضح حتی مضی الوقت، فتاوی ھندیہ ج:۱ص:۲۹۳،کتاب الاضحیۃ ، الباب الاول . ط.رشیدیہ وایضا ج ۵ص ۲۹۶ شامی ج ۶ص:۳۲۰،بدائع ج ۵ص ۶۸، فصل فما کیفیۃ الوجوب

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کی نذر مانی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہ کر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذور به ان قال لله علی ان اضحی شاة فلزم بالنذر کسائر القرب والوجوب بالنذر یستوی فیه الغنی والفقیر بدائع ج:۵ ص: ۶۲ ودالمحتار ج ۶ص: ۳۲۰، ط سعید

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیر تعیین فلی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه او آخره، فتاوی هندیه ج ۱ص: ۲۹۳، ط: رشیدیه بدائع ج ۵ص ۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب.

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزئه عن الاضحیة، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط رشیدیه بدائع ج ۵ص:۶۶ شامی ج ۶ص ۳۱۲

(۴) ولوترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزاه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مطه فیما هوالمقصود، ردالمحتار ج ۶ص ۳۲۰ بدائع ج:۵ص ۶۸ فصل اما کیفیة الوجوب ،ط سعید.

Brought To You By www.e-iqra.info

صدقہ کردینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "بسم الله الله اكبر" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولو حلب اللبن قبل الذبح او حز صوفها يتصدق به، ولاينتفع به كذا في الظهيرية، واذا ذبحها في وقتها حازله أن يحلب لبنها ويجز صوفها وينتفع به لأن القربة اليمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا في المحيط. هنديه ج:۵ص:۳۰۱، الباب السادس، ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية، ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۸، كتاب الاضحيه، ط:سعيد شامي ج:۶ص:۳۲۹، ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:۸ص:۳۳۷، كتاب الاضحية، ط:رشيديه

(۲) عن ابی هريرة مرفوعا رواه ابن ماجة ص:۲۲۶. باب الاضاحي واجبة هي ام لا، ط:قديمي كتبخانه. كنز العمال ج:۵ص:۱۰۷. رقم الحديث: ۱۲۲۶۱، ط:مؤسسة الرسالة.

(۳) عن محمد في المنتقى اذا اشترى شاة ليضحي بها واصر بهه التضحية عند الشراء تصير اضحية، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۳، الباب الثاني، ط:رشيديه.

(۴) قال البقالي المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبر بدون الواو، فتاوى عنديه ج ۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح، الباب الاول. البحر ج:۸ص:۱۶۹. شامي ج:۶ص:۳۰۱، ط:سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

قربانی کے جانور

☆... قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔(۳)

---

(۱) (قوله لوجوبها في الذمة فلاتتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية منحية للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها ماداست منحية ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، ويأتي قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فليفيد التعين ايضا، شامي ج ٦ ص: ٣٢٩ وبعدعشرة اسطر ويكره ان يبدل بها غيرها أي إذا كان غنيا، شامي ج.٦ ص ٣٢٩. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية في مصيره فهي كظاهر الرواية لاتصير اضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان يتعين كان المشترى غنيا لايصير واجبا في الروايات كلها لانها واجبة في ذمته فلاتحتاج إلى التعيين الخ طحطاوي على الدرج ۴ص: ۱۶۲. بدائع ج.۵ص: ۶۲، ۶۶ مفصل اما كيفية الوجوب، ط سعيد البحرج.۸ص ۱۷۵، ط سعيد

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهي سمينة فهزلت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا، ولواشترى اضحية وهي صحيحة العين ثم اعورت عنده وهوموسر لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى، فتاوى هنديه ج.۵ص ۲۹۹، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط رشيديه البحرج:۸ص ۱۷۷، ط سعيد

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقروبدحل في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصي والفحل والمعزنوع من الغنم والجاموس نوع من =

Brought To You By www.e-iqra.info

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اور ان کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔(۱)

☆... گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولاً وفعلاً وتقریراً ثابت نہیں۔(۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆... کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہو گئے تو یہ درست ہے۔(۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاوی هنديه ج:۵ص ۲۹۷، ط:رشيديه .شامي ج ۶ص ۳۲۲.بدائع ج. ۵ص: ۶۹. فصل اما محل اقامة الواجب ط سعيد.البحر ح.۸ص:۱۷۷.

(۱) ولايجوز في الاضاحي شيء من الوحشي فان كانت متولدا من توحشي والانسي فالعبرة للام فان كانت اهليه نحو.فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷. البحر ح.۸ص ۱۷۷ بدائع ج ۵ص ۶۹ ط. سعيد

(۲) وقيل اى ولدت الرمكة من حمار وحشي حمارا لايؤكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس، وان ضحى مظبية وحشية انس اوبقرة وحشية انست لم تجز، فتاوى هنديه ج:۵ ص ۲۹۷، ط.رشيديه بدائع ج:۵ص ۶۹ وقيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة نحور.التضحية وان ولدت ظبيا لاتنحوز.فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷.ط.رشيديه بدائع ج ۵ص:۶۹.و التضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لااضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحي مكروه لانه من رسوم المجوس .فتاوى هنديه ج ۵ص:۳۰۰، ط رشيديه (قوله فيكره ذبح دجاجة وديك) اى بية الاضحية والكراهة تحريمية كمايدل عليه التعليل . ط.طحطاوى على الدرج.۴ص ۱۶۰

(۳) ولواشترى بقرة يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلابكره وان فعل ذلك قبل ان يشتريها كان احسن .فتاوى هنديه ج.۵ص:۳۰۳،الباب الثامن ، ط.رشيديه .بدائع ج:۵ ص. ۷۲.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆---اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خرید اپھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کرلیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہوگیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہوجائے تو قربانی کو تیسرے دن تک موخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کرلے، اگر تیسرے دن تک موخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کردینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہوجانا کافی ہے

☆--- پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہوجائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولو اشترى بقرة يريدان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لانهم بمنزلة سبع شياه حكما وهذا اذا كان موسرا، وان كان فقيرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلايجوز ان يشرك فيها، فتاوى هنديه ج ۵ص۳۰۳، الباب الثامن فيما يتطوع بالشركة في الضحايا، ط رشيديه بدائع ج ۵ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) وكذا لواشرك فيها ستة بعد ماذبحها لحصته لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وان اشرك جاز ويضمن ستة اسباعها، فتاوى هنديه ج ۵ص۳۰۳، الباب الثامن، ط رشيديه بدائع ج ۵ص۷۲، ط سعيد

(۴) واذا شك في يوم الاضحى فالمستحب ان لايوخر الى اليوم الثالث فان اخر يستحب ان لايا كل منه ويتصدق بالكل، فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۵، الباب الثالث في وقت الاضحية ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو جانا کافی ہے۔(۱)

☆... اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہو چکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆ قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆... اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کر دیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے گا۔(۳)

---

(۱) وفی الاضاحی للرعفرانی اذا ضحی وحل من الناحیة التی صلی فیها او من الناحیة الاخری جاز فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۲ الباب الرابع، ط رشیدیه البحر ج ۸ ص ۱۷۵. اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی وحل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۵ الباب الثالث، ط رشیدیه - البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ط سعید شامی ج ۶ ص ۳۱۸

(۲) والاضحی بعد ما صلی اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة اجزاه استحسانا لانها صلوة معجلة، البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ط سعید هندیه ج ۵ ص ۲۹۵ شامی ج ۶ ص ۳۱۸

(۳) وفی الکبری مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصر فذبحها هناک فلو کان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الرابع ط رشیدیه البحر ج ۸ ص ۱۷۶، ط سعید شامی ج ۶ ص ۳۱۸ ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کر سکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب میں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

---

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاۃ لہ وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیۃ الی موضع لایعد من المصر فذبحہا ھناک فلو کان الموکل فی السواد جازت اضحیتہ عنہ ولو کان قد عاد الی المصر وعلم الوکیل بقدومہ لم تجز الاضحیۃ عن الموکل بلاخلاف الخ ۔ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ۔ط۔ رشیدیہ البحر ج ۸ ص ۱۷۶ شامی ج ۶ ص ۳۱۸ ط سعید

(۲) عن ابن عمر قال اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینۃ عشر سنین یضحی۔ ھذا حدیث حسن ، ترمذی ج: ۱ ص ۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط سعید وفی مرقاۃ المفاتیح ای کل سنۃ فمواظبتہ دلیل الوجوب مرقاۃ ج ۳ ص ۳۱۴، باب الاضحیۃ ۔ط مکتبہ امدادیہ ۔ملتان

(۳) قال فی البدائع : قولہ عزوجل فصل لربک وانحر قیل فی التفسیر صل صلوۃ العید =

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوجائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔(۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا(۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہوجائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کردینا اس پر لازم ہوگا۔(۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

= والنحر الذي بعدها ومطلق الامر للوجوب في حق العمل ومني وجب على النبي ﷺ يجب على الامة لانه قدوة للامة روى عنه عليه السلام من لم يضح فلايقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعيد على ترك الاضحية ولاوعيد الا بترك الواجب، بدائع ج ۵ ص ۶۲ كتاب التضحية

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعشكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ، الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج.۶ص.۳۲۶ البحر ۸ص.۱۷۷ ، ط.سعيد.تكمله فتح القدير ۸ص.۴۳۵، كتاب الاضحية ، ط. رشيديه بدائع ج:۵ص ۷۲، فصل فيما شرائط جواز اقامة الواجب هنديه ج:۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة

(۲) (واما شرائط الوجوب) منها اليسار (واما حكمها) فالخروج عن عهدة الواجب في الدنيا والاصول الى الثواب مفصل الله تعالى في الغني ،هنديه ج ۵ص ۲۹۲.

(۳) ولو كان عليه دين يحيث لوصرف فيه نقص نصابه لاتجب ،هنديه ج ۵ص.۲۹۲، و فقير شرائها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها،الدرمع الرد:ج۶ص:۳۲۶. البحر:۸ ص: ۱۶۸ هنديه ج ۵ص،۲۸۵. بدائع ج.۵ص ۳۵ فصل فيما يبان شرط حل الاكل في الحيوان

Brought To You By www.e-iqra.info

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆... قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆.....قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) وشرطه كون الدفع مسلما الخ - (الدرمع الرد ج.۶ ص.۳۲۶، كتاب الذبائح ط سعيد.

(۲) ولو اجر لاجزو وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج ۵ ص.۳۰۱، الباب السادس في بيان مايستحب في الاضحية والانتفاع بها، شامي ج.۶ ص.۳۲۹، ط سعيد. ولان يعطى اجر الجزار والذابح منها، هنديه ج ۵ ص.۳۰۱، ط رشيديه شامي ج ۶ ص.۳۲۸. البحر ج ۸ ص.۱۷۸. بدائع الصنائع ج ۵ ص.۸۱. فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية.

(۳) عن ابي مسعود الانصاري قال كان رجل يقال له ابو شعيب وكان له غلام لحام. الحديث مجازي ج.۲ ص ۸۱۷، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه ط قديمي كتبخانه وفي الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطلق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها، فتح الباري ج ۹ ص.۵۶۰ رقم الحديث ۵۴۳۴ ط السعودية باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

Brought To You By www.e-iqra.info

شرکا کی قربانی درست ہوجائے گی لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضا قربانی ادا نہیں ہوگی اور کل جانور کا گوشت صدقہ کرنا لازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆..... اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو بھیجکر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہر حال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆..... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیداد کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہوجاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

---

(۱) وشمل مالو كان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضي نحوز الاضحية عنه وبه اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا لأن نصيبه شائع شامي ج ۹ ص ۳۲۶، كتاب الاضحية

(۲،۳) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار وهو اليسار بملك مائتي درهم أوعرضا يساويها الخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية ج ۶ ص ۳۱۲ هنديه ج ۵ ص ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها ،البحر الرائق ج ۸ ص: ۱۷۳، كتاب الاضحيه ، ط سعيد بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۳، فصل اما شرائط الوجوب، ط سعيد تكمله فتح القدير ج ۸ ص ۳۲۵، كتاب الاضحيه ،ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆۔۔ کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆۔۔ کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆۔۔ قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن الجائز ان يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدي الى الحرج فلابد من اعتبار الغنى وهو ان يكون في ملكه مائتا درهم او عشرون دينارا او شئ تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه ومتاثث به و كسوته وخادمه و فرسه وسلاحه ومالا يستغنى عنه الخ بدائع ج ۵ ص ۶۳، كتاب الاضحية فصل اما شرائط الوجوب ط سعيد تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه، البحر ج ۸ ص ۱۷۳ هدايه ج ۵ ص ۱۹۲۔

(۲) وشرائطها اى شرائط وجوبها ولم يذكر الحرية ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف، شامى ج ۶ ص ۳۱۲ ط سعيد هدايه ج ۵ ص ۱۹۲ الباب الاول

(۳) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب، هدايه ج ۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية الباب الاول ط رشيديه

(۴) ويهب منها ماشاء للغنى والفقير والمسلم والذمى كذا فى العيانية، هدايه ج ۵ ص ۔

Brought To You By www.e-iqra.info

کان

☆.....جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆ - اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔شامی(۳)

☆.....جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کا طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر چہ بہتر نہیں۔(۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس في محل اقامة الواجب ،ط رشيديه

(۱) ولاتجوز العمياء والتي لاأذن لها في الخلقة ،هنديه ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵، البحر الرائق ج:۸ ص: ۱۷۲، شامي ج ۶ ص:۳۲۳

(۲) ذكروا في الجامع الصغير ان كان الذاهب كثيرا يمنع وجوز التضحيه وان كان يسيرا لايمنع واختلف اصحابنا بين القليل والكثير فمن حنيفة اربع روايات .وروى محمد في الاصل وفي الجامع انه اذا كان ذهب الثلث اوقل جاز وان كان اكثر لايجوز والصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير وعليه الفتوى ،هنديه ج.۵ص:۲۹۸، ط.رشيديه شامي ج.۶ص ۳۲۳ بدائع ج:۵ص:۷۵ البحر ج:۸ص ۱۷۷ .

(۳) (والسكاء) التي لاأذن لها خلقة ولولها اذن صغيرة خلقة احرقت زيلعي ،الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۴، كتاب الاضحية ،ط سعيد بدائع ج:۵ص.۷۵ فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط سعيد

(۴) نحرئ الشرقاء، مشقوقه الاذن طولا، والحرقاء مثقوبة الاذن .والمقابله ماقطع من مقدم اذنها شئ وترك معلقا ، والمدابرة ماقطع ذلك ممؤخر الاذن من الشاة ، شامي ج:۶ ص: ۳۲۵، كتاب الاضحية ط سعيد البحر ج.۸ص ۱۷۷ .بدائع ج.۵ص ۷۶ فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب

Brought To You By www.e-iqra.info

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔(۳)

کتب خانہ

☆... اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆... اور اگر "کتب خانہ" کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

(۱) حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم اسلم فی آخرہ تجب علیہ، عالمگیری ج ۵ ص. ۲۹۲، کتاب الاضحیۃ الباب الاول. بدائع ج.۵ ص.۶۵، فصل اما کیفیۃ الوجوب، ط. سعید.

(۲) ولاتجزی العمیاء والعوراء وھی ذاھبۃ احدی العینین بکمالہ، (المحیط البرھانی، الفصل الخامس فیمایجوز من الضحایا ومالایجوز، ج ۸ ص. ۴۶۶، المجلس العلمی ادارۃ القرآن. بدائع الصنائع ج ۵ ص. ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب بالحرج ۸ ص ۱۷۶ شامی ج ۶ ص ۳۲۳.

(۳) وکرہ تحریما وقیل تنزیھا، والاول لوجوہ من الشاۃ سبع الحیاء والخصیۃ والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراھۃ ذلک، الدر مع الرد ج ۶ ص. ۷۴۹، مسائل شتی ط سعید.

(۴) وان کان لہ مصحف قیمتہ مائتادرھم وھو ممن یحسن ان یقرء منہ فلا اضحیۃ علیہ سواء =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....اگر "کتب خانہ" کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= كان يقرء منه اويتهاون ولايقرأ وان كان لايحسن ان يقرء منه فعليه الاضحية هنديه ج۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية الباب الاول ط رشيديه .

(۱) وشرائطها . الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفى الشامية (قوله واليسار) بان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس أومتاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية، شامى ج۶ ص ۳۱۲ هنديه ج۵ ص ۲۹۲، الباب الاول

(۲) يشتحب التضحية على حرصلى مقيم موسر - عن نفسه لاعن طفله - شاة (اوسبع بدنة) وهى الابل والبقر الح الدرمع الرد ج۶ ص ۳۱۳، ۳۱۵، بدائع ج۵ ص ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب هنديه ج ۵ ص ۳۰۳، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة البحر ج ۸ ص ۱۷۳ تكمله فتح القدير ج ۸ ص ۳۲۹، ط رشيديه

(۳) واما حكمها فطهارة المذبوح وحل اكله من الماكول وطهارة غير الماكول للانتفاع لا بجهة الاكل فتاوى هنديه ج۵ ص ۲۸۶، كتاب الذبائح الباب الاول ط رشيديه . كفايت المفتى ج ۸ ص ۲۶۲

Brought To You By www.e-iqra.info

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پر دی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

کسان

اگر "کسان" کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔ (۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها العين، والعين فيها من له مائتا درهم أو عرض يساوي مائتي درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التي يلبسها وأثاث البيت فالعين في الأضحية مانع العين في صدقة الفطر فتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج ۳ص ۳۳۳، ط ماجديه عالمگيري ج ۵ص ۲۹۲ شامي ج ۶ص ۳۱۱ تكمله فتح القدير ج ۸ص ۳۲۵ بدائع ج ۵ص ۶۳، فصل اما شرائط الوجوب. البحر ج ۸ص ۱۷۳، ط سعيد

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغني وبقرة واحدة غني وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۳ الباب الاول. ط رشيديه

(۳) واما صفته فهو ان يكون سليما من العيوب الفاحشة. ولاتجوز العمياء والعوراء التي عورها والعرجاء التي عرجها هي التي لاتقدران تمشي برجلها الى المنسك والمريضة التي مرضها، فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷ الباب الخامس، ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

(۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگرچہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆ - جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆..... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ویتصدق بجلدها او یعمل منه نحو غربال وجراب ولا باس بان یشتری به ما ینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۱ الباب السادس، ط رشیدیه ۔شامی ج ۶ ص ۳۲۸.

(۲) ولا یبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ولو باعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له یفید کراهة البیع واما البیع فجائز لوجوب الملک والقدرة علی التسلیم ،البحر ج ۸ ص ۱۷۸ ،ط سعید

(۴) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدر ما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه ونزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۰ ط رشیدیه ، کوئٹه

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهو ان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد ، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه .

Brought To You By www.e-iqra.info

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور زخم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کر دیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆... ملازم، امام، موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆.....اگر مذکورہ افراد زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلا عوض دینا درست ہے۔(۴)

☆... قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) وتجری المجرورة وهي التي حرصوفها ، فتاوی هندیه ج.۵ص.۲۹۸، ط رشیدیه . وفیها تناثرشعر الاضحیة في غیروقته یجوز اذا کان لها نقي أو مخ کذا في القنیة ج ۲ص.۴۰ بحواله امداد الفتاوی ج ۳ص ۵۹۷

(۲) ووال السنة ص ۲۳ واغلاط العوام ص ۱۳۹، ط زمزم بلشر. وکذلک بیع اللحم في الشاة الحیة لأنها انما یصیر لحما بالذبح والسلخ فکان بیع المعدوم فلایعقد ، بدائع ج. ۵ ص ۱۳۹ فصل اما الذی یرجع الی العقود علیه ط سعید ومنها ان یکون مقدورا التسلیم عند العقد ، فان کان معجوز التسلیم عنده لایعقد بدائع ج ۵ص ۱۴۷ فصل اما الذی یرجع الی المعقود الیه.

(۳،۴) ویتصدق بجلدها أو یعمل منه ، شامی ج ۶ص ۳۲۸ البحر ج ۸ص ۱۷۸ . اور تصدق میں بلا عوض تملیک ضروری ہے

(۵) ولاان یعطی اجرالجزار والذابح منها فتاوی هندیه ج ۵ص ۳۰۱ ط سعید بدائع ج ۵ص ۸۱ فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة

Brought To You By www.e-iqra.info

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔(۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔(۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها بان یتخذها فرشا او فروا او سرجا او غربالا ولہ ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لان ینتفع بالدراهم اوینتفعها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ایضا فتاوی برازیة علی هامش الهندیة ج ۶ ص۲۹۳ ط.رشیدیه السادس فی الانتفاع بدائع ج ۵ ص:۸۱ شامی ج ۶ ص۳۲۸۔

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه۔ شامی ج۶ ص۳۲۸ البحر ج۸ ص۱۷۸۔

(۳) ولہ ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لان ینتفع بالدراهم اوینتفعها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ،فتاوی برازیه علی هامش الهندیة ج۶ ص۲۹۶، ط.رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆... قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنادیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) ایضا

(۲) وهومصرف ایضا لصدقة الفطر والكفارة والنذروغيرذلك من الصدقات الواجبة ، شامی ج:۲ص ۳۳۹، باب المصرف (فان بيع اللحم اوالجلدية) ای بمستهلك (او بدراهم تصدق بثمنه) الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۲۸، ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لاابا حة الدرمع الرد ، باب المصرف ج.۲ص.۲۵۰ البحر ۲ ص.۲۴۳، باب المصرف بدائع ج.۲ص.۳۹، ط.سعيد . تتارخانية ج ۲ص.۲۷۲، ط ادارة القرآن

Brought To You By www.e-iqra.info

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔(۱)

☆۔۔۔اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کردے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔(۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔(۴)

(۲،۱) وحیلہ التکفین بہا التصدق علی الفقیر ثم ھو یکفن فیکون الثواب لھما وکذا فی تعمیر المسجد وتسلمہ فی حیل الاشباہ ، الدرمع الرد ج۲ص:۲۷۱، ۳۳۵. البحرج:۲ص: ۳۳۳ باب المصرف بدائع ج۲ص۳۹۰ط سعید تاتارخانیۃ ج۲ص:۲۷۲ ط ادارۃ القرآن

(۳) (والجرباء السمینۃ) فلومھزولۃ لم یجز لأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرمع الرد،ج۲ص:۳۲۳ بدائع ج۵ص.۷۶فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب ھندیہ ج ۵ص.۲۹۸،الباب الخامس.

(۴)(کرہ تحریما)وقیل تنزیھا والأول أوجہ (من الشاۃ سبع المعاء والحصیۃ والعدۃ و المثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر والدرمع الرد ج.۶ص.۳۳۹ مسائل شتی ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

(گ)

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کر سکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کر سکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے "حاملہ جانور" کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید (۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تصریح ۸: ص ۱۸۹، کتاب الاضحیۃ والذبیحۃ دار الاشاعت۔

(۲) قال تعالیٰ ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین (الانعام: ۱۴۴)

(۳) عن عائشۃؓ ان النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل ان تدخل مکۃ وهی تبکی فقال مالک انفست؟ قالت نعم، قال: ان هذا امر قد کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لاتطوفی بالبیت، فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ماهذا قالوا ضحی رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر (بخاری شریف ج ۲ ص: ۸۳۴، ط قدیمی عن جابر قال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ، ترمذی ج: ۱ ص: ۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیۃ، ط سعید، بدائع الصنائع ج: ۵ ص ۷۰، فصل اما محل اقامۃ الواجب، البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳ تکملہ فتح القدیر ج ۸ ص ۳۲۹، ط رشیدیہ

Brought To You By www.e-iqra.info

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی، بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہو ناجائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوؤں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل۔ البقرة آیت ۱۹۱

(۲) ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان۔ المائدة آیت ۲

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاکثر من هذه الاشیاء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاکثر من هذه الاشیاء لاتحل ویکره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفیه زیادة ایلام بخاری هندیه ج ۵ ص ۲۸۷، کتاب الذبائح الباب الاول ط رشیدیه البحر ج ۸ ص ۱۷۰ کتاب الذبائح ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہو جائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہو جائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

---

(۱) ومنها انه لو قضى اذا فاتت عن وقتها لم تقض ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فتاوى هنديه ج ۵ ص: ۲۹۴، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص: ۶۲، فصل اما كيفية الوجوب ،ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۱۲، ط سعيد وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صار دينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلك جاز الكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضي ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لما مضى هنديه ج ۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن، ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۴۷۸، ط سعيد.

Brought To You By www.e-iqra.info

آپ ﷺ نے فرمایا" ہمارے لئے بھی اور رتمام مسلمانوں کیلئے بھی" الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۳۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا،اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں،اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گردی کے جانور

گردی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گردی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہوگیا تو اس کا کھانا درست ہے،مکروہ نہیں،البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے،جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علی یا فاطمه قومی واشهدی اضحیتک اما ان لک بأول قطرة تقطر من دمها مغفرة لکل ذنب اما انه یجاء بها یوم القیامة بلحومها ودمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانک هی لآل محمد والناس عامة، کنز العمال ج.۵ص.۱۰۲، رقم الحدیث: ۱۲۲۳۷، ط. مؤسسة الرسالة بدائع ج ۵ص ۷۹ فصل اما بیان مایستحب قبل التضحة الحرج ۸ ص ۱۷۹ شامی ج:۶ ص: ۳۲۸

(۲) ولوقدم الضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأه، فتاوی هندیه ج ۵ص.۲۹۹، ط.رشیدیه .البحر ج.۸ ص. ۱۷۷. فتح القدیر ج ۸ص.۴۳۵.بدائع ج ۵ص.۷۶،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) ولواودع رجل رجلا شاة فضحی بها المستودع عن نفسه یوم النحر فاختار صاحبها القیمه ورضی بها فاحدها فانها لاتجزی المستودع عن اضحیته،فتاوی هندیه ج ۵ص: ۳۰۳، ط.رشیدیه قال فی الشرنبلالیة المراد بالودیعة کل شاة کانت امانة فالتجزی کالودیعه، رد المحتار ج ۶ص.۳۳۱ ط.سعید.

(۴) ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولایبالی الرأس ولوفعل یکره ،هندیه ج ۵ ص ۲۸۷، کتاب الذبائح ط.رشیدیه بدائع ج ۵ص ۶۰ قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله ص احزاء=

Brought To You By www.e-iqra.info

گوشت

☆۔ قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆۔ نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆۔ بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆۔۔۔۔ اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحیوان البحر ج۸ص۱۷۰۔

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره حمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم فتاوی هندیه ج۵ص۳۰۰الباب الخامس ط رشیدیه البحر ج۸ص ۱۷۸۔

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة التصدق والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتار ج۶ص۳۲۷، ط سعید واما فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من العین او الفقیر فلیس لصاحبها ان یاکل ولاان یوکل الغنی فتاوی هندیه ج ۵ص۳۰۰، ط رشیدیه

(۳) یفسد اللحم ورنا، قوله لاحرافا لان القسمة فیها معنی المعادلة قال فی البدائع اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة الدرمع الرد ج۶ص۳۱۷، بدائع ج ۵ص۶۷ فصل اماکیفیة الوجوب البحر ج ۸ص۱۷۴، ط سعید۔

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع او الجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخر البعض مع الجلد۔ الدرمع الرد ج ۶ص ۳۱۷، ۳۱۸ البحر ج۸ص ۱۷۴ ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆.....اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆.....بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔(۵)

(۲،۱) حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته واولاده الکبار بدنة ولم یقسموها تجزیهم والظاهر انها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت وحاصله ان المراد بیان شرط القسمة ان فعلت لا انها شرط ، ردالمحتار ج:۶ ص ۳۱۷ کتاب الاضحیة ، ط سعید.

(۳) وفی فتاوی الخلاصة تعلیق القسمة علی ارادتهم ردالمحتار ج:۶ ص ۳۱۷ ط سعید.

(۴)(۳) ویقسم اللحم وزنا قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة قال فی البدائع اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة .الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۷ بدائع ج ۵ ص:۶۷ فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج.۸ ص.۱۷۳ ط سعید.

(۵) فتاوی محمودیه ج.۲ ص ۳۱۶ طحطاوی علی مرقی الفلاح ج ۱ ص ۸۳. (واما حکمها) فطهارة المذبوح وحل اکله من الماکول ، هندیه ج ۵ ص ۲۸۶ والحاصل ان التی لایاکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۷ ط سعید. بدائع ج.۵ ص:۶۲ کتاب التضحیة ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

گوشت صدقہ کرنا لازم ہے

قربانی اگر نذر یا وصیت کی ہے تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کردینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول وفروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھاسکتے ، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور امام رشتہ دار کھاسکتے ہیں، فقیر وغنی سب کھاسکتے ہیں۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کردیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے، تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خرید لے، اس کے بعد قربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) نذران یضحی ولم یسم شیئا علیه شاة ولایاکل منها وان اکل علیه قیمتها فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵ ط:رشیدیه ان وجبت بالنذر فلیس لصاحبها ان یاکل منها شیئا ولاان یطعم غیره من الاغنیاء سواء کان النذر عینا اوفقیرا لان سبیلها التصدق ولیس للمتصدق ان یاکل صدقته ولایطعم الاغنیاء شامی ج:۲ص:۱۲۷ فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه

(۲) واللحم بمنزله الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بمالایتجوز به ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱ الباب السادس. البحرج:۸ص ۱۷۸.

(۳) اذا شارک المتقرب من لایرید القربة لم تجزعن القربة ولو کان احد الشرکاء ذمیا کتابیا او غیر کتابی وهویرید اللحم لم تجزنهم عندنا — والمسلم لوارادا اللحم لایجوز =

Brought To You By www.e-iqra.info

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆.....اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆.....اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندا، فتاوی هنديه ج ۵ ص:۳۰۳، ط رشيديه .بدائع ج ۵ ص:۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب الدرمع الرد ج ۶ ص. ۳۲۶، ط: سعيد. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الكل ردالمحتارج.۲ ص:۳۲۶. ط. سعيد.وان كان كل واحد منهم صبيا اوكان شريك السبع من يريد اللحم لايجوز للآخرين ايضا.فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۴، ط:رشيديه الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا

(۱) ولو كان احد الشركاء غير كتابي وهو يريد اللحم لم تجزهم عندا والمسلم لواراد اللحم لايجوزعندا .فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۳،الباب الثامن ط رشيديه

(۲)اذا شارك المتقرب من لايريد القربة لم تجزعن القربة وان كان كل واحد منهم صبيا اوكان شريك السبع من يريد اللحم -لايجوزللآخرين ايضا .فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۳، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة .ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گونگا آدمی "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک کردینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک الگ الگ چھوٹا جانور لے لے یا ایک بڑے جانور میں

---

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته، ویطعم منها غیره، والافضل ان یتصدق بالثلث، ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخر الثلث، ویطعم الغنی والفقیر جمیعا الا ان یکون الرجل ذا عیال وغیر موسع الحال، فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله ویوسع علیهم به، هدیه ج:۵ ص:۳۰۰

(۲) فتحل ذبیحتهما ولو الذابح ... (او اخرس) مسلما او کتابیا لان عجزه عن التسمیة لایمنع صحة ذکاته کصلوته بالدر مع الرد ج:۶ ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط سعید

(۳) فتجب التضحیة علی مسلم ... موسر یسار الفطرة عن نفسه لا عن طفله علی الظاهر بالدر مع الرد ج ۶ ص ۳۱۳، ۳۱۵، ط سعید فتاوی هدیه ج:۵ ص ۲۹۲، کتاب الاضحیة، ط رشیدیه. ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامراته الا باذنه فتاوی هدیه ج ۵ ص ۲۹۳ ولو ضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده ... ان کان اولاده صغارا جاز عنه و عنهم جمیعا وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جاز عن الکل وان فعل بغیر امرهم او بغیر امر بعضهم لا تجوز عنه ولا عنهم فی قولهم جمیعا، لأن نصیب من لم یامر صار لحما فصار الکل لحما فتاوی هدیه ج ۵ ص ۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر ط رشیدیه

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہو یا ایک فرد کے متعدد اولاد ہو اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارھویں یا بارھویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

(۱) یجب ان یعلم ان الشاۃ لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمۃ والبقر والبعیر تجزی عن سبعۃ اذا کانوا یریدون بہ وجہ اللہ تعالی فتاوی ھندیہ ج۵ ص۳۰۴، الباب الثامن ط: رشیدیہ

(۲) واما الھتماء، وھی التی لاسنان لھا، فان کانت ترعی وتعلف حازت وإلا لا، ھندیہ ج ۵ص ۲۹۸ بدائع الصنائع ج ۵ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب. البحر الرائق ج ۸ص ۱۷۶ فتاوی شامی ج ۹ ص ۳۲۴، تکملہ فتح القدیر ج۸ص:۳۳۴، ط: رشیدیہ.

(۳) اما جنسہ فھو ان یکون من الاجناس الثلاثۃ النعم أو الابل أو البقر فی کل جنس نوعہ و الذکر والانثی منہ الخ ،ھندیہ ج ۵ص ۲۹۷، ط ماجدیہ، الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب البحر الرائق ج۸ص۱۷۷، کتاب الاضحیۃ ، ط سعید شامی ج۹ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیۃ ط سعید بدائع ج ۵ص ۶۹ فصل فی محل اقامۃ الواجب ط سعید

(۴) اذا ترک الصلوۃ یوم النحر بعذر او بغیر عذر لاتجوز الاضحیۃ حتی تزول الشمس و تجوز الاضحیۃ فی الغد وبعد الغد قبل الصلوۃ لانہ فات وقت الصلوۃ بزوال الشمس فی الیوم الاول والصلوۃ فی الغد تقع قضاء ، فتاوی ھندیہ ج۵ص ۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ ط رشیدیہ

Brought To You By www.e-iqra.info

(ل)

لاغر جانور

☆..... اتنا بلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆..... اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد وعورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آ چکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆..... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

---

(۱) ولاتجوز العرجاء التی عرجها وهی التی لاتقدران تمشی برجلها الی المنسک و العریضة التی مرضها، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط: رشیدیه. بدائع ج.۵ ص:۷۵، ط: سعید

(۲) لاالمهزولة التی لامخ فی عظامها وتجوز بالنولاء، الجرباء، السمینة فالمهزول الذی لاتنقی لاتجوز اذا ذهب مخ عظمها فان کانت مهزولة فیها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج ۶ ص.۳۲۳، ط: سعید. بدائع ج.۵ ص.۷۵، ط سعید. هندیه ج.۵ ص.۲۹۸، الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الکل لایخلوعن عیب والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة فما جوزهما جوزمع الکراهة، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۳، بدائع ج ۵ ص.۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامه الواجب ط سعید هندیه ج ۵ ص:۲۹۷.

Brought To You By www.e-iqra.info

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆۔۔۔ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(م)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم رد المحتار ج۶ص:۳۲۳، ط.سعید.هندیه ج۵ص۲۹۷،ط.رشیدیه بدائع ج۵ص۷۵ ط.سعید.

(۲) حتی لوکانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز ردالمحتار ج۶ص۳۲۳،ط.سعید

(۳) ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسک ای المذبح ،الدرمع الردج۶ص ۳۲۳، ط سعید بدائع ج۵ص۷۵

(۴) فتاوی رحیمیه ج۱۰ص۵۲، کتاب الاضحیة.

(۵) ویجوزالتی بها کی فتاوی هندیه ج۵ص۲۹۷، ط.رشیدیه الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ردالمحتار ج۶ص ۳۲۵ ط سعید

(۶) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة ردالمحتار ج۶ص۳۲۳،ط سعید =

Brought To You By www.e-iqra.info

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں۔(۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔(۳)

= بدائع ج ۵ ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب هندیه ج ۵ ص ۲۹۷

(۱) فتاوی محمودیه ج ۲ ص ۲۲۲، وفی الهندیة بعشر آخر ایام النحر فی الفقر والغنی و الموت والولادة، ج ۵ ص ۲۹۲، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان

(۲) قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه و یحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والاخر عمن لم یذبح من امته رد المحتار ج ۶ ص: ۳۲۶، ط سعید، بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) فان کان متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام حتی لو کانت البقرة وحشیة والثور اهلیا لم تجز وقیل اذا نزا ظبی علی شاة اهلیه فان ولدت شاة تجوز التضحیة وان ولدت ظبیا لاتجوز فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۷، ط رشیدیه بدائع ج ۵ ص ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتى يوم القيامة بقروبها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفي البدائع والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبي ، والذي يحن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحي عنه وليه من ماله في الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحي بها لاتجب في مال المجنون ، البحر ج ۸ ص:۱۷۵ ط سعيد.

(۲) ويضحي بالعمياء والخصي والقرناء اى المجنونة بالدرع الدرج ۵ ص ۳۲۳ هنديه ج.۵ ص ۲۹۸، الباب الخامس في بيان محل كيفية الواجب . تكملة فتح القدير ج. ۸ ص:۳۳۰، ط رشيديه البحرالرائق ج ۸ ص ۱۷۶. ط سعيد بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذي يرجع الى وقت التضحية

(۳) رواه الترمذي ج ۱ ص.۲۷۵، ابواب الاضاحي باب ماجاء في الفضل الاضحية ، ط.سعيد مشكوة ص ۱۲۸، الفصل الثاني ط قديمي كتب خانه

Brought To You By www.e-iqra.info

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

انتہائی بلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحیة بالمریضة البین مرضها، الدمع الرد، کتاب الاضحیة، ج۶ ص ۳۲۳، ط سعید۔

(۲) فما حسنه فهو ان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر فی کل حسن نوعه والذکر والانثی منه بدیه ج ۵ ص ۲۹۷، ط ماجدیه، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب۔ البحر ج۸ ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة ط سعید شامی ج۶ ص۳۲۲، کتاب الاضحیة ط سعید بدائع ج ۵ ص:۷۹، فصل فی محل اقامة الواجب، ط سعید۔ و فی اصول التوحید للامام الصفار والتضحیة بالدیک والذجاجه فی ایام الاضحیة ممن لا اضحیه علیه لاعساره تشبیها بالمضحین مکروه لانه من رسوم المجوس کذا فی الخلاصة، عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب۔

Brought To You By www.e-iqra.info

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

"بت" کے نام پر چھوڑا ہوا جانور" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆..... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آگیا یا مقیم ہوگیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمهزولة التي لامخ في عظامها ،الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۲۳، ط سعيد فلو مهزولتين لاتنقي لايجوز اذا ذهب مخ عظمها ... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنقي اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال ،ردالمحتار ج ۶ ص:۳۲۳، ط سعيد.بدائع ج ۵ ص ۷۵،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب هديه ج ۵ ص ۲۹۸، ط رشيديه

(۲) ولايعطى اجر الجزار منها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره، والبيع مكروه فكذا مافي معناه، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لو آجرها ،ردالمحتار ج ۶ ص:۳۲۸، ۳۲۹، ط:سعيد بدائع ج ۵ ص:۸۱،ط:سعيد.

(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافر لاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتار ج:۶ ص ۳۱۲، ط سعيد.هديه ج ۵ ص ۲۹۲،الباب الاول بدائع ج ۵ ص ۶۳،=

Brought To You By www.e-iqra.info

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام و موذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب

(۱) ولاتشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتی لو کان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه هندیه ج ۵ ص: ۲۹۲، الباب الاول بدائع ج:۵ ص ۶۱۵ ط سعید

(۲) فان اشتری شاة للاضحیة ثم سافر له ان یبیعها ولایضحی بها ومن المشائخ من فصل بین الموسر والمعسر وان کان معسرا ینبغی ان تجب علیه، فتاوی هندیه ج ۵ ص. ۲۹۲، ط رشیدیه بدائع ج.۵ ص. ۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب

(۳) فان بیع اللحم او الجلد به ای بمستهلک او بدرهم تصدق بثمنه الدرمع الرد ج ۶ ص: ۳۲۸، ویتصدق بجلدها الخ الدرمع الرد ج ۶ ص: ۳۳۸، وایضا فی شرح التنویر ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لااباحة الدرمع الرد ج ۲ ص: ۳۴۳ باب المصرف. البحر ج ۲ ص. ۲۴۳، باب المصرف ط سعید. تتارخانیة ج ۲ ص ۲۷۲ ط. ادارة القرآن. بدائع ج ۲ ص ۳۹ ط سعید.

(۴) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر فتاوی هندیه ج ۱ ص: ۱۵۲، الباب السابع عشر فی صلوة العیدین مما یتصل بذلک تکبیرات ایام التشریق ط رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کرلی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۱،۲) واما شرائط الذکاۃ فبیان یکون مسلما فتاوی ھندیہ ج۵ ص ۲۸۵، کتاب الذبائح الباب الاول فی رکنہ وشرائطہ، ط رشیدیہ. الدرمع الرد ج۶ ص:۲۹۶، کتاب الذبائح

(۳) احسن الفتاوی ج ۷ ص:۵۱۰، کتاب الاضحیۃ والعقیقۃ، ط سعید.

(۴) ولاتجوز التضحیۃ بمجنونۃ التی لامخ فی عظامھا، الدرمع الرد ج۶ ص ۳۲۳، ط سعید. ھندیہ ج ۵ ص ۲۹۸، ط رشیدیہ بدائع ج ۵ ص ۷۵، مکمل اشرائط جواز اقامۃ الواجب

(۵) امداد المفتین ج ۲ ص ۶۸۵

(۶) لوفیھا الغنی والغنی فیھا من لہ مائتا درھم أوعرض یساوی مائتی درھم سوی مسکنہ وخادمہ وثیابہ التی یلبسھا واثاث البیت، فالغنی فی الاضحیۃ ماھو الغنی فی صدقۃ الفطر، فتاوی قاضی خان علی ھامش الھندیہ ج ۳ ص:۳۴۴، ط ماجدیہ عالمگیری ج ۵ =

Brought To You By www.e-iqra.info

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆... قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆... اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جن تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆... اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۳)

= ص:۲۹۲ شامی ج:۶ ص:۳۱۴ البحر الرائق ج ۸ ص:۱۷۳، کتاب الاضحیۃ تکملہ فتح القدیر ج ۸ ص ۳۲۵، ط:رشیدیہ بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۳ فصل اما شرائط الوجوب

(۱) ولو خرج الاضحیۃ من المصر فذبح قبل صلوۃ العید قالوا ان خرج من المصر مقدار ما یباح للمسافر قصر الصلوۃ فی ذلک المکان جاز الذبح قبل صلوۃ العید والا لا، فتاوی ھندیہ ج ۵ ص:۲۹۲، کتاب الاضحیۃ الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ط رشیدیہ بدائع الصنائع ج ۵ ص:۷۳ فصل اما شرائط جواز اقامۃ الواجب ط سعید روی الحسن عن ابی یوسف یعتبر المکان الذی یکون فیہ الذبح ولا یعتبر المکان الذی یکون فیہ المذبوح عنہ وانما کان کذلک لان الذبح ھو القربۃ فیعتبر مکان فعلھا لامکان المفعول عنہ، بدائع ج:۵ ص:۷۳، فصل واما شرائط جواز اقامۃ الواجب ط سعید

(۲) ولو کان الرجل بالسواد واھلہ بالمصر لم تجز التضحیۃ عنہ الا بعد صلوۃ الامام، فتاوی ھندیہ ج ۵ ص:۲۹۲ الباب الرابع، ط.رشیدیہ بدائع الصنائع ج ۵ ص:۷۳، ط سعید

(۳) اولیھا الغنی والغنی فیھا من لہ مائتا درھم او عرض یساوی مائتی درھم سوی مسکنہ =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ — اپنا گھر جا ہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہو اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

مکروہ

☆ — جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ — جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆ — جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆ — قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆ — کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

= وخادمه ولبابه التي يلبسها والبيت الخالي في الاضحية ماهو الذي في صدقة الفطر، فتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج ۳ص ۳۳۳، ط ماجديه. هندية ج ۵ ص: ۲۹۲، شامي ج ۶ ص ۳۱۲ البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳، كتاب الاضحية تكمله فتح القدير ج ۸ ص ۳۲۵، ط رشيديه. بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۶۳ فصل اما شرائط الوجوب

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۷، ط رشيديه. بدائع ج ۵ ص ۶۰.

(۳) الحاصل ان كل مايه زيادة الم لايباح به في الذكاة مكروه فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۸، ط رشيديه. الدر مع الرد ج ۶ ص ۲۹۶. البحر ج ۸ ص: ۱۷۰، ط سعيد

(۴) أيضا

(۵) أيضا

(۶) واذا ذبحها بغير توجه القبلة حلت ولكن يكره فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۸، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۰.

(۷) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۷، ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

☆ جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆ جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆ گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆ ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

(۱) ویکرہ ان یحد الشفرۃ بین یدیہ فتاوی ھندیہ ج ۵ ص ۲۸۷ ط رشیدیہ بدائع ج ۵ ص ۶۰ ط سعید

(۲) ویکرہ ان یضجعھا ویحد الشفرۃ بین یدیھا فتاوی ھندیہ ج ۵ ص ۲۸۷ ط رشیدیہ بدائع ج ۵ ص ۶۰

(۳) (قولہ وکل تعذیب بالافادۃ) منہ ذبح واحدۃ بحضرۃ اخری طحطاوی علی الدر ج ۴ ص ۱۵۱ کتاب الذبائح شامی ج ۶ ص ۱۹۶ ھندیہ ج ۵ ص ۲۸۸

(۴) وکرہ النخع وقطع الرأس النخع وھو ان یصل الی النخاع وھو خیط ابیض فی جوف عظم الرقبۃ وفی قطع الرأس زیادۃ تعذیب فیکرہ، البحر ج ۸ ص ۱۷۰ ط سعید بدائع ج ۵ ص ۶۰

(۵) وکرہ الذبح من القفا وفی الذبح من القفا زیادۃ الم فیکرہ البحر ج ۸ ص ۱۷۰ ط سعید

(۶) ویکرہ ان یکسر رقبتھا قبل ان تسکن عن الاضطراب ویکرہ ان یسلخ قبل ان یبرد، البحر ج ۸ ص ۱۷۰، کتاب الذبائح ط سعید بدائع ج ۵ ص ۶۰ ط سعید وکرہ کل تعذیب بالافادۃ مثل (قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد) ای تسکن عن الاضطراب، الدر مع الرد ج ۶ ص ۱۹۶۔

Brought To You By www.e-iqra.info

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆.....اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆۔ اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الخ الدموع الرد، كتاب الاضحية، ج ۶ ص ۳۱۲، ط سعيد عالمگيری ج ۵ ص: ۲۹۲، كتاب الاضحية، الباب الاول في تفسيرها بدائع ج: ۵ ص ۶۳، فصل في شرائط الوجوب، ط سعيد. البحر ج ۸ ص ۱۷۳، كتاب الاضحية، ط سعيد تكمله فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۵، كتاب الاضحية، ط رشيديه

(۲) قال في البدائع اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به بان قال لله علي ان اضحي شاة اوبدنة فيلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوي فيه الغني والفقير، رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۰، ط سعيد بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۱، كتاب التضحية، ط سعيد

(۳) قال في البدائع ولو نذران يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۰، ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۶۳، كتاب التضحية، ط سعيد.

(۴) والدليل عليه ماروى ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحرها بيده وسنى بقيه الشريفة عليه الصلوة والسلام له اعطى المدية سيدنا علي رضي الله عنه فنحر الباقي، بدائع ج ۵ ص ۷۹، فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية، ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۹، ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆.... اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆.... اگر عورت کا حق مہر مؤجل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆.... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحي كل سنة بكبشين فتاوى هنديه ج.۵ ص: ۲۹۵ بدائع ج ۵ ص ۷۹، ط سعيد عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين اضحى ذبحها بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني للغيمي كتبخانه رواه ابوداود ج ۲ ص ۳۰ باب مايستحب من الضحايا والترمذي ج ۱ ص ۲۷۵ باب في الاضحية بكبشين.

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، والمحتار ج.۶ ص:۳۱۲ ط.سعيد البحر ج.۸ ص:۱۷۴، ط سعيد وفي الهنديه. واما المؤجل الذي يسمى بالفارسية (كابين) فالمرأة لاتصير موسرة بذلك وبالاجماع هنديه ج ۵ ص ۲۹۲

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج ملیا ، والمحتار ج:۶ ص:۳۱۲، ط سعيد. وفي الهندية : والمرة تصير موسرة بالمهر اذا كان الزوج ملیا في المعجل الذي يقال له بالفارسية (دست بيمان) هنديه ج ۵ ص:۲۹۲.

(۴) قال في البدائع . لان الموت لايمنع القرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه و يحج عنه ، والمحتار ج.۶ ص ۳۲۶ ط سعيد فدل ان الميت يجوز ان يقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصيبه للقربة بدائع ج.۵ ص:۷۲، فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط. سعيد =

Brought To You By www.e-iqra.info

☆... میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچادے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆... میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کردینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھاسکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

= وعن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت له ماهذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه رواه ابوداود ج ۲ ص ۲۹، ط سعید والترمذی ج ۱ ص ۲۷۵ باب فی الاضحیة بکبشین، ط سعید مشکوة ص ۱۲۸، الفصل الثانی، ط قدیمی کتبخانه

(۱) قال ابن الملک یدل علی ان التضحیة تجوز عمن مات مرقاة المفاتیح، ج ۳ ص ۳۰۹، باب الاضحیة، ط امدادیه ملتان

(۲) وان کان احد الشرکاء ممن یضحی عن میت جاز بدائع ج ۵ ص: ۷۲، فصل فما شرائط جواز اقامة الواجب ط: سعید

(۳) (قوله عن میت) ای لو ضحی عن میت وارثه بامره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها، وان تبرع بها عنه له الأکل لأنه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت، شامی ج ۶ ص: ۳۲۷، ۳۳۵، قبیل کتاب الحظر والاباحة، ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہو تو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہو تو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔(۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کر سکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ہبہ کر دیں، اور وہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تھے، کر دے، اس سے

(۱) عن جابر قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبر اللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی. مشکوة ص ۱۲۸، باب فی الاضحیة وفی روایة: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم، مشکوة ص ۱۲۷، قدیمی کتبخانه. بدائع ج:۵ ص ۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) شراء الاضحیه بعشرة اولی من أن یتصدق بالف، لأن القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة، خلاصة الفتاوی ج ۴ ص: ۳۴۰، کتاب الاضحیة.

Brought To You By www.e-iqra.info

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلا تجوز الشاة والبعير إلا عن واحد وإن كانت عظيمة تساوي شاتين مما يجوز أن يضحى بهما سمينة هندية ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس اور فتاوی رشیدیہ میں ہے: (سوال: ۸۲) چھ آدمیوں نے مل کر قربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہو کر آنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کر لی تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: إن مات أحد السبعة المشتركين في البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم، درمختار مع الشامي ج ۲ ص ۳۲۶۔

روایت مذکورہ علیہ سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دافع سے ہو گیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو گیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اور انہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہو گئی، اسی طرح صورت مسئولہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ شریک کر حضور ﷺ کے لئے کر دیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کر لیا جائے۔ ج ۱ ص ۵۷، کتاب الضحیہ، دار الاشاعت۔ اوپر جو حکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اور فتاوی رشیدیہ کی بات استحسان ہے لہذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔ مؤلف۔

(۲) (ويضحي عن ولده الصغير من ماله) صححه في الهداية (وقيل لا) صححه في الكافي قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجحه ابن الشحنة قلت: وهو المعتمد لما في متن مواهب الرحمن من أنه أصح مبني به، وعلله في البرهان بأنه إن كان المقصود الإتلاف، فالأب لا يملكه في مال ولده كالعتق أو التصدق باللحم، فمال الصبي لا يحتمل صدقة التطوع وغيرها للمبسوط فليحفظ، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۱۶ و ج ۲۰ ص ۳۳۵ ط. سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کرسکتا ہے، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کرسکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفی الولد الصغیر عن ابی حنیفہ روایتان فی ظاہر الروایہ یستحب و لایجب بخلاف صدقہ الفطر۔ فتاوی قاضی خان علی ہامش الہندیہ۔ کتاب الاضحیۃ الفصل فی صفۃ الاضحیۃ ووقت وجوبہا ج ۳ص:۳۴۵، ط:ماجدیہ ہندیہ ج ۵ص ۲۹۳، شرائط الوجوب بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تکملہ فتح القدیر ج:۱ ص: ۴۲۸. شامی ج:۶ ص:۳۱۵، ط سعید البحر ج ۸ص:۱۷۴.

(۲) (فتحل ذبیحتہما بولی) الذابح (مجنون وامراۃ وصبا یعقل التسمیۃ والذبح) و یقدر وفی الجوہرۃ :لاتؤکل ذبیحۃ الصبی الذی لایعقل والمجنون ، والسکران الذی لایعقل ،الدرمع الرد ج.۶ص:۲۹۷

(۳) وشرط کون الذابح مسلما ،الدرمع الرد ج.۶ص:۲۹۶ بدائع ج.۵ص:۳۵ فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان ہندیہ ج.۵ص:۲۸۵ ط:رشیدیہ

Brought To You By www.e-iqra.info

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر فی الأوداج ، محله آخر الحلق ، ولو نحر مایذبح وذبح ماینحر یحل لوجود قری الأوداج ولکنه یکره ،لأن السنة فی الابل النحر وفی غیرها الذبح ،ألاتری ان الله تعالی ذکر فی الابل النحر وفی البقر والغنم الذبح ، قال سبحانه وتعالی : "فصل لربک وانحر" قیل فی التاویل ای :انحر الحرور ، وقال الله عزشانه ان الله یأمرکم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالی وفدیناه بذبح عظیم ، بدائع ج۵ ص ۳۱ فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان ان اصحاب النبی علیه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم کانوا ینحرون الابل قیاما معقولة الید الیسری الخ بدائع ج۵ص:۳۱، والافضل فی الابل النحر لحلولیتها عن اللحم واجتماع اللحم فیماسواه من خلفها ، بدائع ج ۵ص:۳۱. هندیه ج ۵ ص.۲۸۷، کتاب الذبائح البحر ج ۸ص:۱۷۱ شامی ج ۶ ص ۳۰۳، کتاب الذبائح

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلایاخذن شعرا ولایقلمن ظفرا وفی روایة من رأی ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ،وواه النسائی ، ج۲ص ۲۰۱، ط قدیمی کتبخانه مشکوة ص ۱۲۷،ط قدیمی کتبخانه وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یری نفسه مستوجبة للعقاب وهو القتل ولم یؤذن له فداه بالاضحیة وصار کل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعر والشرلئلا یفقد من ذلک قسط ماتعد تنزل الرحمة و فضان النور الالهی لینه له الفضائل ویتزه عن النقائص ، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص ۳۰۶۰، ط امدادیه

(۳) ولاتجزئ الجدعاء وهی مقطوعة الانف ، هندیه ج ۵ص:۲۹۸، ط رشیدیه الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۲۳۰، ط سعید بدائع ج ۵ص ۷۵،ط سعید

Brought To You By www.e-iqra.info

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) فتجب التضحية على حر مسلم موسر يسار الفطرة عن نفسه لا عن طفله بالدرع الرد ج۶ ص۳۱۵، ط سعید. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما، بدائع ج ۵ ص۶۳، فصل فما شرائط الوجوب، ط سعید واما شرائط الوجوب منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۲، ط رشيديه. لہٰذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہے گی۔ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة، هنديه ج۵ ص ۲۹۴، ط رشيديه

(۲) ويأكل من لحم الاضحية هذا في الاضحية الواجبة والمتعة سواء اذا لم تكن واجبة بالنذر وان وجب به فلا يأكل منها شيئا ولا يطعم غنيا سواء كان النذر غنيا او فقيرا لان سببها التصدق، والحاصل ان التي لا يوكل منها هي المنذورة ابتداء رد المحتار ج۶ ص ۳۲۷، ط سعید وفي الهنديه واما في الاضحية المنذورة سواء كان من الغني او الفقير فليس لصاحبها ان ياكل ولا يوكل الغني فتاوى هنديه ج ۵ ص۳۰۰، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط رشيديه

Brought To You By www.e-iqra.info

نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆۔ قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆۔ قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع۔ ظاہر ہے کہ ہر عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہذا ایسا قربانی کو مانع نہیں۔
فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۹، ط: رشیدیه وفی الشامیة: والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة۔ ردالمحتار ج ۶ ص: ۳۲۳، ط: سعید بدائع ج ۵ ص ۷۵، ط: سعید

(۲) اذا اشتری شاة ینوی بها الاضحیه وعن محمد فی المنتقی اذا اشتری شاة لیضحی بها و اضمر به التضحیه عند الشراء تصیر اضحیه کما نوی۔ فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۲۹۳، ط: رشیدیه.

(۳) ذبح المشتراة لها بلانیة الاضحیة جازت اکتفاء بالنیة عند الشراء۔ فتاوی هندیه ج ۵ ص: ۲۹۳، ط: رشیدیه الباب الثانی فی وجوب الاضحیة بالنذر.

Brought To You By www.e-iqra.info

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہوجائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وان کان کل واحد منهم صبیا اوکان شریک السبع من یرید اللحم لایجوز للآخرین والمسلم لواراد اللحم لایجوز عندنا ۔ فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۴، ط: رشیدیه وهکذا فی البدائع ج:۵ ص. ۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب، ط. سعید. وردالمحتار ج.۶ ص:۳۲۶، ط.سعد. البحر ج.۸ ص.۱۷۷، ط. سعید.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الکل وشمل مالوکان احدهم مریدا للأضحیة عن عامه عن الماضی نجوزالاضحیة عنه ونیة اصحابه باطلة وصاروا متطوعین وشمل مالوکانت القربة واجبة علی الکل او البعض اتفقت جهاتها اولا کاضحیة واحصار ۔ لان المقصود من الکل القربة وکذا لواراد بعضهم الشفقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلک جهة القرب بالشکر علی نعمة الولد فقد اراد القربة ۔ ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۶۰، ط سعید فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا البحر ج ۸ ص ۱۷۷ وفی البدائع ۔ان الجهات و ان اختلفت صورة فهی فی المعنی واحد لان المقصود من الکل التقرب الی الله ، بدائع ج.۵ ص. ۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ، ط.سعید.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم أوالابل او البقر فی کل جنس نوعه =

Brought To You By www.e-iqra.info

واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

☆.... اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہو سکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(۳)

= و الذکر والانثی منه، هندیه ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ، ط:رشیدیه البحر ج:۸ص:۱۷۷،کتاب الاضحیة ،ط سعید. شامی ج:۶ص ۳۲۲. کتاب الاضحیة ،ط سعید بدائع ج ۵ص ۶۹. فصل فی محل اقامة الواجب ، ط سعید کفایت المفتی ج ۸ص:۱۹۱.

(۱) ولو اراد وا القربة الاضحیة او غیرها من القرب احرامهم سواء کانت القربة واجبة او تطوعا او وجبت علی البعض دون البعض ،بدائع ج:۵ص ۷۱، ط سعید فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) احسن الفتاوی ج.۶ ص ۴۹۷. کتاب البیوع ،ط سعید

(۳) ولو اوصی بان یشتری بقرة بجمیع ماله ویضحی بهاعنه فمات ولم تجز الورثة فالوصیة جائزة بالثلث بلاخلاف ویشتری بالثلث شاة ویضحی بها عنه ،هندیه ج ۵ص ۳۰۲. الباب التاسع فی المتفرقات ، ط:رشیدیه ولو اوصی ان یضحی عنه فی عام من ثلث ماله جاز، فتاوی برازیه علی هامش الهندیه ج ۶ص.۲۹۵، ط.رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

☆.....اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆..... اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۲، ط سعید فتاوی خانیه علی هامش الهندیه ج ۶ص ۲۹۵، ط رشیدیه قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسوالله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لایذبح من امته ..... فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصیبه للقربة ، بدائع ج ۵ص:۷۴، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط سعید رد المحتار ج ۶ص ۳۲۶، ط سعید

(۲) والمختارانه ان یامر المیت لایاکل منها والا یاکل ، ردالمحتار ج ۶ص:۳۲۶، و الحاصل ان التی لایؤکل منها هی الصدورة ابتداء والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختارشامی ج ۶ص ۳۲۷، ط سعید فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج ۶ص ۲۹۰، السابع فی التضحیة عن المیت ط رشیدیه

Brought To You By www.e-iqra.info

نہ کرے وہ میری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتدا ہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔(۲)

ولیمہ

☆ بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆ ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحي فلم يضح فلايحضر مصلانا مشكوة باب في الاضحية ، ص: ۱۲۷ . ابن ماجه ص:۲۲۶، ابواب الاضاحي ط قديمي كتب خانه بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۶۴ فصل اما في شرائط الوجوب. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۳ ط سعيد.

(۲) فتاوى رحيميه ج:۱۰ ص ۳۵، ط دارالاشاعت ، كتاب الاضحية

(۳) ولو اراد اقربة الاضحية او غيرها من القرب احرأهم سواء كانت القربة واجبة او تطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة او اختلفت ، كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج و ينبغي ان يحولها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة ، فاذا قصد بها الشكر واقامة السنة فقد اراد بها التقرب الى الله بدائع الصنائع ج ۵ ص:۷۱، ۷۲، فصل في شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد فتاوى هنديه ج:۵ ص.۳۰۳ الباب الخامس فيما يتعلق بالشركة في الضحايا ، ط رشيديه البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷، ط سعيد ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط سعيد

Brought To You By www.e-iqra.info

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے لہٰذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائنس پرست اور نجوم پرست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود و نصاریٰ ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور نجوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال و افعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود و نصاریٰ کو "اہل کتاب" کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

---

(۱) ولا یحل فی الأضاحی شیٔ من الوحش، عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷، کتاب الاضحیة، باب ۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انعست وببقرة وحشیة انعست لم تجز، عالمگیری ج: ۵ ص: ۲۹۷، کتاب الاضحیة، باب: ۵ بدائع الصنائع ج: ۵ ص: ۶۹، فصل اما فی محل اقامة الواجب البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۷، ط سعید شامی ج ۶ ص ۳۲۲، ط سعید

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم سورۃ المائدۃ آیت ۵

Brought To You By www.e-iqra.info

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے(۱)۔ اور نصاریٰ کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال لاتأکلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم یتمسکوا من النصرانیة بشیء إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحیح عنه تفسیر المظهری ج ۳ ص ۳۶ سورة المائدة آیت ۵

Brought To You By www.e-iqra.info

Brought To You By www.e-iqra.info